

الشيعة اوصاف

آيت الله شيخ صدوق

Scanned / Presented by:

ShiaOfAhlulbayt

<http://groups.msn.com/shiaofahlulbayt>

<http://www.freewebtown.com/shiaofahlulbayt>

Join us Online for many more books/articles/discussions/multimedia
in Urdu, English, Arabic and Persian



جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب	:	محبت اہل بیت کون؟
تالیف	:	آیت اللہ شیخ صدوق
ترجمہ	:	مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم
ناشر	:	ادارہ منہاج الصالحین لاہور
پروف ریڈنگ	:	غلام حیدر چودھری
کمپوزر	:	حیدر زیدی
ہدیہ	:	65 روپے

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ، فرسٹ فلور، دکان نمبر 20، غزنی سٹریٹ، اردو بازار

لاہور۔ فون: 7225252

- 33 -۱۳- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟
- 35 -۱۴- مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے
- 36 -۱۵- کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے
- 37 -۱۶- اہل شک کی دوستی ممنوع ہے
- 37 -۱۷- ناصبی کون ہے؟
- 38 -۱۸- شیعانِ علی کی پہچان
- 39 -۱۹- علاماتِ شیعہ
- 40 -۲۰- علاماتِ مومنین بزبان امیر المومنین
- 41 -۲۱- جعفر صادق کا شیعہ کون ہے؟
- 42 -۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟
- 45 -۲۳- شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق
- 46 -۲۴- شیعوں کی جسمانی علامات
- 47 -۲۵- ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
- 49 -۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں
- 50 -۲۷- عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟
- 51 -۲۸- فضیلت کا معیار معرفت ہے
- 52 -۲۹- فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
- 53 -۳۰- شیعوں کی ولادت پاک ہے
- 53 -۳۱- ظاہر داری کو بھی بحال رکھیں
- 54 -۳۲- کردارِ شیعہ
- 55 -۳۳- اوصافِ شیعہ

آئینہ ادب

- 13 ○ امام زمانہ کی دعا
- 14 ○ علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام
- 17 ○ شیخ صدوق کی مشہور تالیفات
- 18 ○ شیخ صدوق کی وفات
- 21 -۱- علاماتِ شیعہ
- 22 -۲- وہ ہمارے شیعہ نہیں
- 23 -۳- اہمیتِ تقیہ
- 23 -۴- دشمنانِ آلِ محمد سے ناطہ مت جوڑو
- 24 -۵- شیعیاں کی سفارش قبول ہوگی
- 26 -۶- اخلاص کا نتیجہ
- 27 -۷- جنت کی چابی
- 28 -۸- صدائے رسول کو و صفا پر
- 29 -۹- بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو
- 31 -۱۰- امام رضا کی اہل بیت کے دشمن سے بے زاری
- 32 رجنہم سے بچو
- 33 -۱۱- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا

- 90 - 55- مؤمن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا
- 91 - 56- اللہ ہر چیز کے دل میں مؤمن کا رعب پیدا کر دیتا ہے
- 92 - 57- اہل آسمان نور مؤمن کا مشاہدہ کرتے ہیں
- 93 - 58- مؤمن کے لیے خدائی امداد
- 93 - 59- حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں
- 94 - 60- مؤمن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے
- 95 - 61- خدا کی سنت، نبی کی سنت اور ولی کی سنت
- 96 - 62- فرشتے اعمال لکھتے ہیں
- 98 - 63- مؤمن کے شب و روز
- 108 - 64- بہتر لوگ
- 109 - 65- دوستی و دشمنی خدا کے لیے
- 111 - 66- اہل دین کی علامات
- 113 - 67- مکارم اخلاق
- 114 - 68- عقیدہ مؤمن
- 118 - 69- چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں
- 119 - 70- معراج کا منکر رسول خدا کا منکر ہے
- 120 - 71- اجزائے ایمان

○○○

- 56 - 34- شیعوں کا چال چلن
- 58 - 35- متقی لوگوں کی علامات
- 69 - 36- مؤمن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے
- 70 - 37- تقویٰ کا دار و مدار رونے پر ہی نہیں ہے
- 71 - 38- اسرار آل محمد کے افشا کرنے سے ممانعت
- 72 - 39- شیعوں سے امام کی توقعات
- 74 - 40- اوصاف شیعہ
- 76 - 41- مؤمن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے
- 77 - 42- مؤمن کی سخت مزاجی کی وجہ
- 81 - 43- مؤمن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟
- 82 - 44- علامت مؤمن
- 82 - 45- مؤمن کے لیے ناپسندیدہ بات
- 83 - 46- برص سے حفاظت
- 83 - 47- ہورزم گاہ حق و باطل تو فو لا د ہے مؤمن
- 84 - 48- مؤمن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے
- 84 - 49- موسم سرما اور مؤمن
- 85 - 50- مؤمن دل کا اندھا نہیں ہوتا
- 86 - 51- مؤمن محروم نہیں ہوتا
- 86 - 52- ایمان کی تین علامتیں
- 87 - 53- مؤمن کو فوادانی بھی مصیبت نظر آتی ہے
- 88 - 54- صفات مؤمن

بن حسین بن بابویہ قمی اپنے زمانہ کے عظیم القدر فقیہ تھے۔ اور وہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی عظمت و جلالت کے ثبوت میں صرف یہی بات کافی ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں انھیں ”شیخی“ معتمدی اور فقیہی کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کا مکتوب گرامی جو علی بن بابویہ کے نام پر لکھا گیا وہ ہر محبت اہل بیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اسی لیے ہم اس خط کو یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالْجَنَّةُ
لِلْمُؤَجِّدِیْنَ وَالنَّارُ لِلْمُلْجِدِیْنَ وَلَا عُدُوَانَ إِلَّا عَلٰی
الظَّالِمِیْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
وَالصَّلٰوةُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعِترَتِهِ
الطَّاهِرِیْنَ -

اَمَّا بَعْدُ اَوْصِيكَ يَا شَيْخِي وَمُعْتَمِدِي
وَفَقِيهِي اَبَا الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابُوِيَه
الْقُمِيِّ - وَفَقَكَ اللّٰهُ لِمَرْضَاتِهِ وَجَعَلَ مِنْ صُلْبِكَ
اَوْلَادًا صَالِحِينَ بِرَحْمَتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ
وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ فَاِنَّهُ لَا يَقْبَلُ الصَّلَاةَ مِنْ مَنَاعِ الزَّكَاةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کچھ اپنی زبان میں

زیر نظر کتاب دنیائے شیعیت کے عظیم الشان محدث حضرت محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی کی تالیف لطیف ہے اور ہم نے اس رسالہ کے ترجمہ کے لیے جناب امیر توحیدی کے نسخہ پر انحصار کیا ہے۔ کیونکہ جناب توحیدی نے اس رسالہ کا مختلف متنوں سے تقابل کر کے بڑی محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے شیعیان علی علیہ السلام کے اوصاف کے متعلق ہادیان دین سے مروی صحیح اور مستند احادیث نقل کی ہیں۔

دو حاضر میں جہاں چاروں طرف سے تشیع کے خلاف محاذ کھلے ہوئے ہیں اور شیعیان حیدرآباد کو مختلف حیلوں بہانوں سے احساس کمتری میں مبتلا کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور انھیں ہر مقام پر ”بکلو“ بنانے کی تیاریاں پورے عروج پر ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ شیعیان حیدرآباد کو ان کا مقام و منصب بتایا جائے تاکہ وہ مخالفین کی تبلیغات سے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اصل رسالہ شروع کرنے سے قبل مؤلف رسالہ ہذا کا مختصر تعارف پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہذا چند سطور نذر قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ صدوق نے 306 یا ایک روایت کے مطابق 307 ہجری میں قم المقدسہ کے ایک دین دار اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد علی

أوصيك بِمَغْفِرَةِ الذَّنْبِ وَكَظْمِ الغَيْظِ وَصِلَةِ الرَّجْمِ وَمُوَاسَاةِ الإِخْوَانِ وَالسَّعْيِ فِي حَوَائِجِهِمْ فِي العُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْحِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ وَالتَّشَبُّهِ فِي الأَمْرِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْقُرْآنِ وَحُسْنِ الخُلُقِ وَالأَمْرِ بِالمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ المُنْكَرِ فَإِنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مِنْ أَمْرٍ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحِ بَيْنِ النَّاسِ" وَاجْتِنَابِ الفَوَاحِشِ كُلِّهَا وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَإِنَّ النَّبِيَّ أَوْصَى عَلِيًّا فَقَالَ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ اسْتَخَفَّ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا، فَاعْمَلْ بِوَصِيَّتِي وَأْمُرْ شِيَعَتِي حَتَّى يَعْمَلُوا عَلَيَّ - وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَانْتَظَارِ الفَرَجِ فَإِنَّ النَّبِيَّ قَالَ: أَفْضَلُ أَعْمَالِ أُمَّتِي انْتَظَارُ الفَرَجِ، وَلَا تَزَالُ شِيَعَتُنَا فِي حُزْنٍ حَتَّى يَظْهَرَ وَلَدِي الَّذِي بَشَّرَ بِهِ النَّبِيُّ يَمَلَأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - فَاصْبِرْ يَا شَيْخِي يَا أَبَا الحَسَنِ عَلِيُّ وَأْمُرْ جَمِيعَ شِيَعَتِي بِالصَّبْرِ "فَإِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" - وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعِ شِيَعَتِنَا وَرَحْمَةُ اللّهِ

وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -

امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی اکرم پر درود و سلام کے بعد لکھا:

اے میرے فقیہ اور اے میرے باوثوق علی بن حسین بن بابویہ قمی! اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کا سبب ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمت کے ذریعہ تیری صلب میں نیک اولاد قرار دے۔ میں آپ کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ زکوٰۃ روک لینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

میں آپ کو لوگوں کی غلطیاں معاف کرنے اور غصہ پر قابو رکھنے اور ایمانی بھائیوں کی ہمدردی اور ان کی ضروریات کے لیے تنگدستی اور فراوانی کی حالت میں کوشش کرنے، بردباری اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے اور اپنے کاموں

1 (معادن الحکمة فی مکاتیب الائمة تالیف علم الہدی محمد بن الحسن بن مرتضیٰ کاشانی، جلد 2، ص 265، چاپ جامعہ مدرسین حوزہ علیہ قم، لؤلؤة البحرین، ص 384۔ روایات الجنات، جلد 4، ص 273۔ بحار الانوار، جلد 50، ص 317-318، مستدرک الوسائل، جلد 3، ص 527۔ مجالس المؤمنین قاضی نور اللہ شوستری، جلد 1، ص 453۔ فوائد الرضویہ، ص 218۔ قاموس الرجال، جلد 6، ص 474)

میں ثابت قدم رہنے اور قرآن کے ساتھ وفادار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں اور میں آپ کو حسن اخلاق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے اس کے جو صدقہ کار خیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے۔“

میں تمہیں تمام بے حیائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ نماز شب ترک نہ کرنا، کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

”نماز شب کی پابندی کرنا، نماز شب کی پابندی کرنا، نماز شب کی پابندی کرنا۔ جو شخص بھی نماز شب سے بے اعتنائی برتے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

اے علی بن الحسین! تم میری سفارشات پر خود بھی عمل کرو اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ بھی میری ان سفارشات پر عمل کریں۔ میں تجھے صبر، استقامت اور کشائش کے انتظار کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

”میری امت کا افضل ترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے اور میرے فرزند کے ظہور تک ہمارے شیعہ ہمیشہ غم و اندوہ

میں مبتلا رہیں گے اور میرے فرزند کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔“

اے علی بن بابویہ! میں تجھے دوبارہ صبر و استقامت کی نصیحت کرتا ہوں اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔

”بے شک زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔“

اور آپ پر اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اور محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک پر درود و سلام ہو۔

امام زمانہ کی دعا

علی بن حسین بن بابویہ پچاس برس کی عمر کو پہنچ گئے لیکن ان کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور اولادِ زینہ کی دعا کے لیے درخواست تحریر کی اور ابو جعفر بن علی الاسود نے وہ درخواست امام زمانہ کے تیسرے نامزد کردہ نائب حسین بن روح کی خدمت میں پیش کی۔

امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک تویع مبارک ظاہر ہوئی جس میں لکھا تھا:

بَصِيرًا بِالرِّجَالِ نَاقِدًا لِلْأَخْبَارِ لَمْ يَرَفِي الْقَمِيِّينَ
مِثْلَهُ فِي حِفْظِهِ وَكَثْرَةِ عِلْمِهِ لَهُ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ
مُصَنَّفٍ

”شیخ صدوق جلیل القدر دانش مند اور حافظ حدیث تھے۔
رجال سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ سلسلہ احادیث کو خوب
پہچانتے تھے۔ اہل قم میں حفظ حدیث اور کثرت معلومات
میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے تین سو کے
قریب کتابیں تالیف کیں۔“

۲۔ علم رجال کے ماہر نجاشی رقم طراز ہیں:

ابو جعفر (شیخ صدوق) رے کے ساکن ہمارے بزرگ ہمارے فقیہ
اور خراسان کے شیعوں کا حسین چہرہ ہیں۔ آپ جوانی کے ایام میں بغداد
تشریف لے گئے تھے۔ مذہب شیعہ کے تمام محدثین نے ان سے احادیث
روایت کی ہیں۔

۳۔ سید ابن طاووس لکھتے ہیں:

”شیخ صدوق کے علم و عدالت پر تمام لوگوں کا اجماع ہے۔“

۴۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شیخ صدوق بزرگ ترین علماء میں سے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے
تھے جو احادیث معصومین کی جستجو اور پیروی کرتے ہیں اور ذاتی آراء اور ذاتی
خیالات سے کوسوں دور تھے۔ اسی لیے اکثر علماء ان کے اور ان کے والد کے

أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ وَلَدٌ مُبَارَكٌ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ وَبَعْدَهُ أَوْلَادٌ
”اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے ایک بابرکت بیٹا عطا کرے گا
جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور اس کے بعد اور بچے بھی
پیدا ہوں گے۔“

چنانچہ امام زمانہ کی دعا کا شریخ صدوق کی شکل میں برآمد ہوا اور شیخ
نے اپنی ایک کتاب ”کمال الدین“ میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور بعد میں ان
الفاظ کا اضافہ فرمایا:

”ابو جعفر بن علی الاسود جب مجھے علوم اہل بیت کی جستجو میں سرگرداں
دیکھتے تو وہ کہا کرتے تھے: مجھے تیرے اشتیاق علم کو دیکھ کر قطعاً حیرت نہیں ہوتی
کیونکہ تو امام زمانہ کی دعا سے پیدا ہوا ہے۔“

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صدوق کی پیدائش کو امام زمانہ کے
معجزات میں سے شمار کیا ہے۔ (بحار الانوار جلد 51، ص 335-336)

علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام

اسلام کے تمام بزرگ علماء و فقہاء نے شیخ صدوق کی تعریف اور ان کی
عدالت کی توثیق اور ان کے علمی مقام کی تصدیق کی ہے جن میں ہم چند ایک
علماء کی آراء یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ شیخ صدوق کے متعلق لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِيُّ جَلِيلُ الْقَدْرِ
يُكْنَى أَبَا جَعْفَرٍ كَانَ جَلِيلًا حَافِظًا لِلْأَحَادِيثِ

شیخ صدوق کی مشہور تالیفات

شیخ صدوق نے مختلف اسلامی علوم میں بہت زیادہ کتابیں تالیف فرمائیں جن میں اسلام کے حقائق و معارف کو ہادیان دین کی زبانی آشکار فرمایا اور انہوں نے اس راہ میں بے حد تکالیف و زحمات برداشت کیں۔ تاریخ شیعہ میں انہیں علوم اہل بیت کے ایک احیاگر کا لقب حاصل ہے۔ شیخ طوسی نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق نے تین سو کے لگ بھگ کتابیں تالیف کی تھیں؛ جب کہ نجاشی نے ان کی دو سو کتابوں کے نام تحریر کیے ہیں۔ تمام کتابوں کی تفصیل پیش کرنا ہمارے موضوع سے باہر ہے، لہذا ہم یہاں ان کی چند مشہور کتابوں کا نام بطور تبرک لکھ رہے ہیں۔

۱- من لا یحضرہ الفقیہ: یہ کتاب مذہب شیعہ کی کتب اربعہ میں شامل

ہے۔

۲- مدینۃ العلم: شیخ طوسی کے فرمان کے مطابق یہ کتاب ”من لا یحضرہ

الفقیہ“ سے بڑی ہے۔ لیکن ناقادری زمانہ کے باعث اس وقت یہ کتاب مفقود ہو چکی ہے۔

آپ کی دیگر مشہور کتابوں میں عیون اخبار الرضا، کتاب التوحید،

الخصال الامالی، معانی الاخبار، علل الشرائع اور کمال الدین و تمام النعمۃ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

کلام کو حدیث اور روایت اہل بیت کا درجہ دیتے ہیں۔

۵- علامہ سید ہاشم بحرانی نے شیخ صدوق کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے: ہمارے علماء کی ایک جماعت جیسا کہ علامہ نے ”مختلف“ میں اور شہید نے ”شرح الارشاد“ میں اور سید محقق داماد نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق کی روایات مرسلہ بھی صحیح ہیں اور ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ان کی مرسلہ روایات ابن ابی عمیر کی مرسل روایات کی طرح سے صحیح شمار کی جاتی ہیں۔

۶- سید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں لکھا:

شیخ صدوق نامدار شخصیت اور قابل اعتماد ہستی کے مالک تھے اور وہ دین کے ستون اور محدثین کے سردار تھے۔ آپ علم و عدالت، فہم مطالب، فقاہت و جلالت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی تصانیف سے آپ کی مذکورہ صفات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

۷- علامہ بحر العلوم طباطبائی لکھتے ہیں:

شیخ صدوق تمام بزرگوں کے بزرگ اور رواۃ شیعہ اور شریعت اسلام کے محکم اور مضبوط ستون تھے۔ آپ اپنی روایات میں صادق و صدوق ہیں اور آپ امام صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے اور امام زمانہ نے ان کے متعلق اپنی تویح مبارک میں ان کے فقہ اور پد برکت ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور امام زمانہ کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص و عام کو ان کی برکات سے مستفید کیا ہے اور صدیاں گزر گئیں لیکن ان کی تالیفات آج بھی باقی ہیں اور ان کی کتابوں سے لوگ دینی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

اس پر خوبصورت روضہ تعمیر کرایا جائے۔ چنانچہ اس وقت شیخ صدوق کا جو روضہ ہمیں نظر آتا ہے یہ فتح علی شاہ قاجار کا تعمیر کردہ ہے۔

علامہ خوانساری روضات الجنات میں لکھتے ہیں کہ جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو اس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی۔

صاحب تنقیح المقال نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا اور فرمایا کہ اس کرامت کا مشاہدہ کرنے والوں میں سید ابراہیم لواسانی بھی شامل تھے اور ایک باوثوق شخص نے مجھ سے ان کے حوالہ سے بیان کیا کہ ہم نے شیخ صدوق کے جسدِ خاکی کی زیارت کی تھی جو کہ بالکل تروتازہ حالت میں تھے۔

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انہیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ کے ساتھ محشور فرمائے۔

زیر نظر کتاب بھی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں سے ایک ہے کہ جو ظاہری طور پر حجم کے اعتبار سے مختصر ہے، لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت اہمیت و افادیت کی حامل ہے۔ آپ نے اس کتاب کا عنوان ”اوصاف الشیعہ“ رکھا اور اس عنوان پر حضور علیہ السلام اور آئمہ علیہم السلام کی احادیث و اقوال کو جمع کیا۔ آپ کی یہ نہایت ہی عمدہ کاوش ہے۔

میں نے ہر حدیث کے اول میں عنوان قائم کیا ہے تاکہ قاری کو حدیث کے مطالعہ سے پہلے آگاہی ہو جائے کہ حدیث شریف کا عنوان کیا ہے اور پھر ہم نے عامۃ الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگائے کہ اگر کوئی حدیث کو حفظ کرنا

شیخ صدوق کی وفات

آپ نے ستر سے کچھ زیادہ برس کی زندگی پائی تھی اور آپ نے درخشاں زندگی بسر کرنے کے بعد 381 ہجری میں دنیا سے رحلت فرمائی اور شہر رے میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار تہران میں شاہ عبدالعظیم حسنی کے روضہ مبارک کے شمال میں ایک قبرستان میں واقع ہے، جہاں آپ کا خوبصورت روضہ بنا ہوا ہے اور وہاں زیارت کے لیے آنے والے مومنین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

علامہ خوانساری المتوفی 1313ھ نے روضات الجنات میں آپ کی قبر کے متعلق لکھا ہے:

1238ھ میں شیخ صدوق کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ فتح علی شاہ قاجار کے دور سلطنت میں بارشوں کی وجہ سے آپ کی قبر میں شکاف پڑ گیا اور آپ کی قبر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے قبر کی تعمیر نو کے لیے اطراف قبر کو کھودا اور جب وہ قبر کے گڑھے کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ مرحوم کی میت صحیح و سالم حالت میں موجود ہے اور ان کی انگلی پر خضاب کے نشان تھے البتہ ان کا کفن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا۔

چند گھنٹوں میں یہ خبر پورے تہران میں پھیل گئی اور سلطان وقت نے بھی یہ خبر سنی۔ چنانچہ وہ اعیان سلطنت کو ساتھ لے کر شیخ کی زیارت کے لیے آئے اور انہوں نے شیخ کے جسدِ خاکی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ پھر انہوں نے فرمان جاری کیا کہ حکومتی اخراجات سے شیخ کی قبر بنائی جائے اور

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ
 قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ بِنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابُوَيْهِ الْفَقِيهَ مُؤَلِّفُ هَذَا
 الْكِتَابِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

۱- علاماتِ شیعہ

(الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجَمَهُ اللَّهُ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ
 يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

شِيعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالْإِجْتِهَادِ وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ
 وَأَهْلُ الرَّهْدِ وَالْعِبَادَةِ أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِي
 الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّونَ
 أَمْوَالَهُمْ وَيَحْجُونَ الْبَيْتَ وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ-

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

(روضات الجنات جلد 6 ص 140 - ریحان الادب جلد 3 ص 437 - قاموس الرجال جلد 8
 ص 286 بحوالہ تنقیح المقال جلد 3 ص 155)

چاہے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کتاب میں ہمارے شکرے
 کے مستحق برادر بزرگوار مولانا محمد حسن جعفری صاحب ٹھہرے کہ جنہوں نے اس
 کتاب کی اشاعت میں ہماری کمک کی۔ پروردگار عالم بحق محمد و آل محمد ان کی
 توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

دعا ہے کہ رب کریم ہماری اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول
 فرمائے اور ہمارے اوپر اپنا لطف خاص قائم رکھے کہ ہم مذہب حق کی خدمت
 کرنے میں مشغول رہیں اور ہمیں دشمنان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

آمین ثم آمین

طالب دعا!

ریاض حسین جعفری

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

۳- اہمیتِ تقیہ

(الْحَدِيثُ الثَّالِثُ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْرُورٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ:

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ:
لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ-

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ صادق آل محمد نے فرمایا:
جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص پرہیزگاری نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔

۴- دشمنانِ آل محمد سے ناٹھ مت جوڑو

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):
كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا وَهُوَ مُتَمَسِكٌ بِعُرْوَةِ غَيْرِنَا-

آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے شیعہ پرہیزگار، کارخیر میں ہر وقت کوشاں رہنے والے وفادار، امانت دار، زہد و تقویٰ اور عبادات الہی بجالانے والے، شبانہ روز اکاون رکعت نماز ادا کرنے والے، راتیں عبادت الہی میں گزارنے والے اور دنوں کو روزہ رکھنے والے، اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرنے والے، خانہ خدا کا حج بجالانے والے اور ہر حرام کام سے دُوری اختیار کرنے والے ہیں۔

۲- وہ ہمارے شیعہ نہیں

(الْحَدِيثُ الثَّانِي)

حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ

أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
شِيعَتُنَا الْمُسْلِمُونَ لَا مَرْنَا، الْأَخِذُونَ بِقَوْلِنَا، الْمُخَالِفُونَ
لَا عَدَائِنَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا-

حسین بن خالد آٹھویں لال ولایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے شیعہ ہمارے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو بجا لاتے ہیں، ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں، پس جو ان صفات باکمال کا مالک نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

وَيَصُومُونَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيُؤَالُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيَتَبَرَّوْنَ
مِنْ أَعْدَائِهِمْ، أُولَئِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَالتَّقَى وَأَهْلُ الْوَرَعِ
وَالتَّقْوَى، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ طَعَنَ
عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللَّهِ، لِأَنَّهُمْ عِبَادُ اللَّهِ حَقًّا، وَأَوْلِيَاؤُهُ
صِدْقًا، وَاللَّهُ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ فَيُشَفِّعُهُ
اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ لِكِرَامَتِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

ابی نجران کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو
یہ فرماتے ہوئے سنا:

جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ عداوت کی گویا کہ اس نے ہم
آل محمد سے دشمنی مول لی اور جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ محبت کی
گویا کہ اس نے ہم سے محبت کی کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور ہماری طینت سے
انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ جس کسی نے ان سے محبت کی وہ ہم میں سے ہے۔ جس
نے ان سے بغض و عداوت کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے شیعہ
نور الہی کی تجلی کو دیکھتے ہیں اور رحمت خدا میں غوطہ لگاتے ہیں اور کرامت الہی
سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ہمارا کوئی بھی شیعہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ ان کی بیماری سے
ہم متاثر ہوتے ہیں اور وہ مغموم و محزون نہیں ہوتا بلکہ اس کے اس حزن و ملال
سے ہمیں پریشانی لاحق ہوتی ہے اور اس کی شادمانی سے ہمیں مسرت لاحق
ہوتی ہے کوئی بھی ہمارا شیعہ ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہے چاہے وہ
مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں اور اگر کوئی مرتے وقت مقروض مرے تو اس

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد
فرمایا:
وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے جب کہ اس نے رسی کا
حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہے۔ (بحار الانوار ج ۲ ص ۹۸)

۵- شیعیان کی سفارش قبول ہوگی

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَنِ ابْنِ
أَبِي نَجْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

مَنْ عَادَنِي شِيعَتَنَا فَقَدْ عَادَنَا وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَا
نَا، لِأَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوا مِن طِينَتِنَا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ
أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا، شِيعَتَنَا يَنْظُرُونَ بِنُورِ اللَّهِ وَيَتَقَلَّبُونَ فِي
رَحْمَةِ اللَّهِ وَيَفُوزُونَ بِكَرَامَةِ اللَّهِ، مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا
يَمْرَضُ إِلَّا مَرَضْنَا لِمَرَضِهِ، وَلَا اغْتَمَمْنَا لِغَمِّهِ، وَلَا يَفْرَحُ إِلَّا
فَرَحْنَا لِفَرَحِهِ، وَلَا يَغِيبُ، عَنَّا أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا أَيْنَ كَانَ فِي
شَرْقِ الْأَرْضِ أَوْ غَرْبِهَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيعَتِنَا دِينَنَا فَهُوَ
عَلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ، شِيعَتِنَا الَّذِينَ
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُحْجُونَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ،

کا قرضہ ادا کرنا ہمارے ذمے ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی وراثت چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثان کے لیے ہے ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ جو نماز قائم کرتے ہیں؛ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں؛ حج بیت اللہ بجالاتے ہیں؛ ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں؛ اہل بیت رسولؑ سے مودت رکھتے ہیں؛ اور ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسے لوگ ہی اہل ایمان اور تقویٰ ہیں؛ اہل ورع اور پرہیزگار ہیں؛ جس کسی نے ان کو رد کیا گویا کہ اس نے خداوند متعال کو رد کیا؛ جس کسی نے ان پر طعن و تشنیع کی گویا کہ اس نے خدا پر طعن کی؛ کیونکہ یہ خدا کے حقیقی بندے اور سچے اولیاء ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے ہر کوئی قبیلہ ربیعہ اور معزز (عرب میں دونوں قبیلے بڑی تعداد میں تھے) کے برابر شفاعت کی سفارش کا حق رکھتے ہیں۔ خداوند متعال ان کی سفارش ان کے بارے میں فرمائے گا؛ کیونکہ ان کا خدا کے نزدیک ایک بلند مقام ہے۔

۶- اخلاص کا نتیجہ

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ)

حَدَّثَنَا أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَرَانَ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِخْلَاصُهُ أَنْ

يَحْجُزُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ-

محمد بن حمران صادق آل محمدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس کسی نے کلمہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت بریں میں داخل ہوگا اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ ہر اس چیز سے روکے جو خدا نے اس پر حرام کی ہے۔

۷- جنت کی چابی

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ)

حَدَّثَنَا أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ وَابْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ كُلِّهِمْ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) قَالَ:

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِخْلَاصُهُ بِهَا أَنْ يَحْجُزَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ-

زید بن ارقم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت میں داخل

علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

جب رسول خدا نے مکہ فتح کیا تو آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

اے فرزند ان ہاشم! اے فرزند ان عبدالمطلب!

مجھے خداوند متعال نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، میں تمہارا دوسر ہوں اور مجھے تم سے محبت ہے، تم یہ مت کہو کہ محمد ہم سے ہے۔ خدا کی قسم تمہارے اور تمہارے علاوہ میرے وہی دوست ہیں کہ جو متقی و پرہیزگار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں تمہیں روز محشر نہیں پہچانوں گا کیونکہ تم نے دنیا کی محبت کو دوش پر سوار کیا ہوگا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ جنہوں نے اعمال صالح کو اٹھایا ہوگا۔

یاد رکھو! میں نے تمہارے اور اپنے درمیان خدا اور تمہارے درمیان کسی قسم کا عذر و بہانہ باقی نہیں چھوڑا، بے شک میں اپنے اعمال کے حساب کا پابند ہوں اور تم اپنے اعمال کے پابند ہو۔

۹- بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو

(الْحَدِيثُ التَّاسِعُ)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَجَمَهُ اللَّهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ -

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہو گیا۔ اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ اس کو ہر اس چیز سے روک دے جس کو خداوند متعال نے اس کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

۸- صدائے رسول کوہ صفا پر

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجَمَهُ اللَّهُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاطٍ عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ الْحَذَاءِ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ

قَامَ عَلِيُّ الصَّفَا فَقَالَ:

يَا بَنِي هَاشِمٍ! يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَإِنِّي شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ لَا تَقُولُوا إِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا فَوَاللَّهِ مَا أَوْلِيَانِي مِنكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَّا الْمُتَّقُونَ،

أَلَا فَلَا أَعْرِفُكُمْ تَاتُونِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُونَ الدُّنْيَا عَلَيَّ

رِقَابِكُمْ وَيَأْتِي النَّاسُ يَحْمِلُونَ الْآخِرَةَ،

أَلَا وَإِنِّي قَدْ أَعْذَرْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَفِيمَا بَيْنَ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَإِن لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلِكُمْ -

ابو عبیدہ حذاء نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق

جَدِّهِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

مُجَالَسَةُ الْأَشْرَارِ تُورِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ، وَ
مُجَالَسَةُ الْأَخْيَارِ تُلْحِقُ الْأَشْرَارَ بِالْأَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْفُجَّارِ
لِلْأَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْأَبْرَارِ فَمَنْ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ أَمْرُهُ وَلَمْ
تَعْرِفُوا دِينَهُ فَانظُرُوا إِلَى خُلَطَائِهِ فَإِنْ كَانُوا أَهْلَ دِينِ اللَّهِ فَهُوَ
عَلَى دِينِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ فَلَا حَظَّ لَهُ فِي
دِينِ اللَّهِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَ
يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤَاخِئَنَّ كَافِرًا، وَلَا
يُخَالِطَنَّ فَاجِرًا، وَمَنْ آخَى كَافِرًا أَوْ خَالَطَ فَاجِرًا كَانَ كَافِرًا
فَاجِرًا۔

محمد بن قیس نے پانچویں لالی ولایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے
جد امجد امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد
فرمایا:

اشرار افراد کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرنا یہ افراد صالح کے بارے میں
بھی سوء ظن کا موجب بنتی ہے اور صالح افراد کے ساتھ آمد و رفت رکھنا یہ افراد
بد طینت کو بھی صالح محسوب کرنے کا سبب بنتی ہے اور فاسق و فاجر افراد کا نیک
و صالح افراد کے ساتھ مجلس اختیار کرنا یہ ایسے افراد کو اچھا شمار کرتی ہے پس تم

میں سے اگر کسی کا معاملہ مشتبہ ہو جائے اور وہ اپنے دین کو نہ پہچان سکے تو اسے
اپنے ساتھیوں کو دیکھنا چاہیے پس اگر وہ اللہ والے ہیں تو وہ بھی دین خدا پر
باقی ہے۔ اگر وہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی دین پر قائم ہیں تو پس اس کا اللہ
کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا:

جس کسی کا اللہ کی توحید اور قیامت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان ہے تو
ایسا شخص قطعی طور پر کسی کافر سے دوستی نہیں رکھے گا، اور کسی فاسق و فاجر شخص
سے ہم نشینی اختیار نہیں کرے گا، اور اگر کوئی شخص کسی کافر سے دوستی رکھے گا یا
اس سے ہم نشینی اختیار کرے گا تو ایسا شخص بھی کافر و فاجر محسوب ہوگا۔

۱۰۔ امام رضا کی اہل بیت کے دشمن سے بے زاری

(الْحَدِيثُ الْعَاشِرُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ قَالَ سَمِعْتُ
الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا أَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلًا أَوْ مَدَحَ لَنَا
عَائِبًا أَوْ أَكْرَمَ لَنَا مُخَالَفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابن فضال نے آٹھویں امام حضرت رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی
ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

ابن فضال کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بیان فرماتے

ہوئے سنا:

اگر کوئی شخص ایسے شخص سے دوستی اختیار کرے جو ہم سے قطع تعلق ہو چکا ہے یا ایسے شخص سے قطع تعلق ہو جو ہماری موذت کے جام ولایت پیتا ہو یا کوئی ایسے شخص کی مدح سرائی کرے جو ہمارے عیوب نکالتا ہو یا ایسے شخص کو عزت دار سمجھے جو ہمارا دشمن ہو۔۔۔۔ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے یا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۱- نارِ جہنم سے بچو

(الْحَدِيثُ الْحَادِي عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدِ أَبَادِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ

عَنِ الرَّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ وَالَى أَعْدَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ، وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَحَقُّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

ابن فضال روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے

سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دشمنانِ خدا سے دوستی کی، گویا کہ اس نے دوستانِ خدا

سے دشمنی کی۔ جس شخص نے دوستانِ خدا سے دشمنی کی تو اس نے خداوند بزرگ و برتر سے دشمنی کی، تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہے کہ ایسے شخص کو نارِ جہنم میں داخل کرے۔

۱۲- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا

(الْحَدِيثُ الثَّانِي عَشَرَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجَمَهُ اللَّهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

وَاللَّهِ مَا شِيعَةُ عَلِيٍّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا مَنْ عَفَّتْ بَطْنَهُ وَفَرَجَهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچا کر رکھے اور اپنے اعمال کو خالق کی خوشنودی و رضایت کے لیے انجام دے اور اس کے ثواب کا امیدوار ہو اور اس کے عتاب سے خوف زدہ ہو۔

۱۳- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟

(الْحَدِيثُ الثَّلَاثُ عَشَرَ)

أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُ:

كَيْفَ مِنْ إِخْوَانِكَ؟ فَأَحْسَنَ الشَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى،
فَقَالَ لَهُ:

كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ؟
قَالَ: قَلِيلَةٌ،

قَالَ: كَيْفَ مُوَاصَلَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ
أَيْدِيهِمْ؟

فَقَالَ: إِنَّكَ تَذَكُرُ أَخْلَاقًا مَا هِيَ فِيْمَنْ عِنْدَنَا قَالَ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) فَكَيْفَ يَزْعُمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ لَنَا شِيعَةٌ-

محمد بن عجلان نے کہا کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی
خدمت اقدس میں موجود تھا کہ اوپر سے ایک شخص آیا اور اس نے سلام کیا۔
امام نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا؟

اس شخص نے اپنے برادران ایمانی کی مدح سرائی کی اور پاکیزگی قلب
بیان کی۔ اس نے ان کے تزکیہ نفس اور طہارت قلبی کے بارے میں مبالغہ
آرائی سے کام لیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ثروت مند لوگ ان فقراء اور تہی دست
لوگوں کی عیادت و تیمارداری کس مقدار میں جاتے ہیں اور ان کے احوال سے

کس طرح باخبر رہتے ہیں؟

اس نے کہا: بہت تھوڑے غریبوں، فقیروں اور بے سہارا لوگوں کی
تیمارداری کے لیے جاتے ہیں۔

صادق آل محمد نے فرمایا:

ثروت مند لوگ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ کس حد تک مالی
ارتباط رکھتے ہیں؟ یعنی کیا امراء غریبوں کی مالی کمک کرتے ہیں؟
اس شخص نے عرض کیا: آپ نے اخلاق اور صفات کے بارے
میں پوچھا، جب کہ ہمارے لوگوں کے درمیان ایسی صفات حسنہ بالکل ناپید
ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

ایسے لوگ کس طرح گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں؟

۱۴- مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے

(الْحَدِيثُ الرَّابِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّارِ
قَالَ: سَمِعْتُ

الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

إِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ أَشَدُّ لَعْنَةً

عَلَى شِيعَتِنَا مِنَ الدَّجَالِ، فَقُلْتُ:

علاء بن فضیل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جس نے کافر سے محبت کی تو اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے کافر
سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے محبت کی۔ پھر آپ نے فرمایا: دشمن خدا سے
دوستی رکھنے والا بھی دشمن خدا ہے۔

۱۶- اہل شک کی دوستی ممنوع ہے

(الْحَدِيثُ السَّادِسَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ
مِنْ أَصْحَابِنَا..... عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
مَنْ جَالَسَ أَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مُرِيْبٌ

ایک جماعت شیعہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جو اہل شک سے نشست و برخاست رکھے وہ خود اہل شک ہے۔

۱۷- ناصبی کون ہے؟

(الْحَدِيثُ السَّابِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوِيَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيٌّ..... عَنِ الْمُعَلَّى
بْنِ حُنَيْسٍ، قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ بِمَاذَا؟
قَالَ: بِمُؤَالَاتِنَا أَعْدَائِنَا وَمُعَادَاةِ أَوْلِيَانِنَا، إِنَّهُ إِذَا كَانَ
كَذَلِكَ أُخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْأَمْرُ، فَلَمْ يُعْرِفْ مُؤْمِنٌ
مِنْ مُنَافِقٍ-

حسن خراز کا بیان ہے کہ میں نے آنھویں لالہ ولایت حضرت امام
رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:
ہماری محبت کے بعض دعویدار ہمارے شیعوں کے لیے دجال سے بھی
زیادہ ضرر رساں ہیں۔

میں (راوی) نے کہا: فرزند رسول! وہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: ہمارے دوستوں سے دشمنی کرتے ہیں اور ہمارے
دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اور جب ایسا ہونے لگے تو حق باطل کے ساتھ
مخلوط ہو جاتا ہے اور مومن و منافق کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

۱۵- کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے

(الْحَدِيثُ الْخَامِسَ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ..... عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنِ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

مَنْ أَحَبَّ كَافِرًا فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ كَافِرًا فَقَدْ
أَحَبَّ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): صَدِيقُ عَدُوِّ اللَّهِ-

لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَدًا يَقُولُ أَنَا أَبْغَضُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَتَوَلَّوْنَا وَتَتَبَرَّوْنَا مِنْ أَعْدَائِنَا وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): مَنْ أَشْبَعَ عَدُوًّا لَنَا فَقَدْ قَتَلَ وَتَلَّانَا.

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: آپ فرما رہے تھے:

ناصبی (دشمن اہل بیت) وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیت سے عداوت رکھے کیونکہ تمہیں دنیا میں ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہ دے گا جو علی الاعلان کہے کہ میں محمد و آل محمد سے بغض رکھتا ہوں۔

ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے اس نے ہمارے محبت کو قتل کیا ہو۔

۱۸- شیعانِ علی کی پہچان

(الْحَدِيثُ الثَّامِنَ عَشَرَ)

أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) كَانُوا خَمَصَ الْبَطُونِ، ذُبُلَ الشِّفَاةِ، أَهْلَ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ، يَعْرِفُونَ بِالرُّهْبَاءِ نِيَّةَ، فَأَعِينُوا عَلَيَّ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْإِجْتِهَادِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا: شیعانِ علی کے (روزوں کی وجہ سے) شکم لاغر اور (ذکر الہی کی کثرت کی وجہ سے) لب خشک ہوتے تھے۔ شیعانِ علی شفقت، علم و حلم رکھنے والے لوگ تھے اور دنیا سے بے رغبتی میں مشہور تھے۔ لہذا تم ولایت اہل بیت کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے پرہیزگاری اور نیک کاموں کے لیے سعی و مشقت کے ذریعہ سے امداد کرو۔

۱۹- علاماتِ شیعہ

(الْحَدِيثُ التَّاسِعَ عَشَرَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَجَمَهُ اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ:

يَا أَبَا الْمِقْدَامِ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) الشَّاجِبُونَ النَّاجِلُونَ الذَّابِلُونَ ذَابِلَةَ شِفَاهِهِمْ مِنَ الصِّيَامِ، خَمِيصَةٌ بَطُونُهُمْ، مُصْفَرَّةٌ أَلْوَانُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ وَجُوهُهُمْ، إِذَا

إِلَيْهِمْ قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟

قَالُوا: شِيعَتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،

قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكُمْ سِيْمَاءَ الشَّيْعَةِ؟

قَالُوا: وَمَا سِيْمَاءُ الشَّيْعَةِ؟

قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوهِ مِنَ السَّهَرِ، خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ

الصِّيَامِ، ذُبُلُ الشَّفَاةِ مِنَ الدَّعَاءِ عَلَيْهِمْ غُبْرَةُ الْخَاشِعِينَ-

سندی بن محمد راوی ہیں کہ ایک دن ایک جماعت امیر المؤمنین کے پیچھے

چل رہی تھی۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے مجھے تمہارے اندر شیعوں کی علامات

دکھائی کیوں نہیں دیتیں؟

انہوں نے کہا: مولا! شیعوں کی کون سی علامات ہیں؟

آپ نے فرمایا: شب بیداری کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے

ہیں روزوں کی وجہ سے ان کے پیٹ لاغر ہوتے ہیں۔ دعا کی وجہ سے ان کے

ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خشوع و عاجزی کا غبار دکھائی دیتا ہے۔

۲۱۔ جعفر صادق کا شیعہ کون ہے؟

(الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالْعَشْرُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجَمَهُ اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ

جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ فِرَاشًا وَاسْتَقْبَلُوهَا بِجَبَاهِهِمْ،
بَاكِیَّةٌ عُيُونُهُمْ، كَثِيرَةٌ ذُمُوعُهُمْ، صَلَاتُهُمْ كَثِيرَةٌ،
وَدَعَاؤُهُمْ كَثِيرٌ تَلَاوَتُهُمْ كِتَابَ اللَّهِ يَفْرَحُ النَّاسُ وَهُمْ
يَحْزَنُونَ-

ابوالمقدام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالمقدام! شیعان علی وہ ہیں جن کے چہروں کا رنگ زرد، جسم کمزور و

نجیف اور روزوں کی وجہ سے ہونٹ خشک ہوں اور شب زندہ داری اور رات

کی دعاؤں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوئے ہوں ان کے رنگ

زرد ہوں اور ان کے چہرے دگرگوں ہوں۔ جب ان پر رات سایہ فگن ہو تو

زمین کو اپنا بستر بنا لیں اور اپنی پیشانی اس پر جھکا دیں۔ ان کی آنکھیں رو رہی

ہوں، آنکھوں سے زیادہ آنسو جاری ہوں ان کی نمازیں زیادہ ہوں ان کی دعا

زیادہ ہو۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں جب لوگ خوشیاں

منانے میں مصروف ہوں تو وہ خوف خداوندی کی وجہ سے غمگین دکھائی دیں۔

۲۰۔ علاماتِ مومنین بزبان امیر المؤمنین

(الْحَدِيثُ الْعَشْرُونَ)

أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ

أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ

يَوْمَ تَبَعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) جَمَاعَةً فَالْتَفَتَ

يَعْرِفُونَ إِلَّا بِالتَّوَّاضِعِ وَالتَّخَشُّعِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ
وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ
الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْإِيْتَامَ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ
وَتَلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسِنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَكَانُوا
أَمْنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ

قَالَ جَابِرٌ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا نَعْرِفُ أَحَدًا بِهَذَا

الْصِّفَةِ،

فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ! لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ
الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ أَحِبُّ عَلِيًّا (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) وَأَتَوْلَاهُ فَلَوْ
قَالَ إِنِّي أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)
وَرَسُولَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ،
مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ، لَيْسَ
بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ
اتَّقَاهُمْ لَهُ وَاعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ

يَا جَابِرُ! مَا يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ،
مَا مَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَلَا عَلَى اللَّهِ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ حُجَّةٌ، مَنْ
كَانَ لِلَّهِ مُطِيعًا فَهُوَ لَنَا وَلِيُّ، وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ عَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ،
وَلَا تُنَالُ وَلَا يَتَنَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ-

بْنِ الْحُسَيْنِ السَّعْدِ أَبَادِيُّ عَنِ الْمُفْضَلِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّمَا شِيعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرَجُهُ وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ
وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ فَإِذَا رَأَيْتَ أَوْلِيكَ
فَأَوْلِيكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ-

مفضل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جعفر کا شیعہ صرف وہی ہے جو شکم اور شرمگاہ کی عفت کا خیال رکھتا ہو
(یعنی شکم اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہو) اور اپنے نفس کے خلاف شدت
سے جہاد کرتا ہو اور اپنے خالق کی رضا کے حصول کے لیے اعمال بجالاتا ہو اور
اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتا ہو۔ جب
تجھے ایسے افراد نظر آئیں تو وہ جعفر کے شیعہ ہوں گے۔

۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟

(الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ)

أَبِي رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدِ أَبَادِيُّ عَنِ

جَابِرِ الْجَعْفِيِّ قَالَ:

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

يَا جَابِرُ! يَكْتَفِي مَنْ اتَّخَذَ التَّشْيِعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلِ
النَّبِيِّتِ؟ فَوَاللَّهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ، وَمَا كَانُوا

ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو اور اس کی اطاعت پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے والا ہو۔

جابر! اطاعت الہی کے علاوہ خدا کی قربت کا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ہمارے پاس دوزخ سے رہائی پانے کی کوئی دستاویز نہیں ہے اور تم میں سے کسی کے پاس بھی خدا کے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ لہذا جو بھی اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور عمل اور پرہیزگاری کے علاوہ ہماری ولایت کا حصول ناممکن ہے۔

۲۳۔ شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق

(الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ:
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ إِلَى
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا،
الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا الْمُتَزَاوِرُونَ لِأَحْيَاءِ أَمْرِنَا، إِنْ غَضِبُوا
لَمْ يَظْلِمُوا، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا بِرَكَّةٍ لِمَنْ جَا وَرُوا، وَسِلْمٍ
لِمَنْ خَالَطُوا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا:

علی کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ

جعفر جعفی نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جابر! کیا شیعہ ہونے کے لیے صرف ہم اہل بیت کی محبت کا دعویٰ ہی

کافی ہے؟

خدا کی قسم! ہمارا شیعہ تو صرف وہی ہے جو خوف خدا رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ شیعہ اپنی تواضع، خشوع، امانت کی ادائیگی، ذکر خدا کی کثرت اور روزہ، نماز، والدین سے بھلائی اور غریب مسکین اور یتیم ہمسایوں کی خبر گیری اور راست گفتاری، تلاوت قرآن اور نیکی کے علاوہ لوگوں سے زبان بند رکھنے جیسی صفات سے پہچانے جاتے تھے اور وہ اپنی قوم کے امین ہوا کرتے تھے۔

جابر نے کہا: فرزند رسول! ان صفات سے آراستہ مجھے تو ایک فرد بھی

دکھائی نہیں دیتا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مختلف آراء و افکار کی وجہ سے راہ حق سے دور نہ ہونا، کیا کسی شخص کا یہ کہنا کسی طور کافی ہو سکتا ہے کہ ”میں امیر المومنین سے محبت اور دوستی رکھتا ہوں؟“

بلکہ اگر کوئی یہ کہے کہ ”میں رسول خدا سے محبت رکھتا ہوں“ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رسول خدا حضرت علی سے افضل ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت رسول کا زبانی دعویٰ کرے اور ان کی سیرت اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کا دعوائے محبت اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ لہذا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور خدائی انعام حاصل کرنے کے لیے عمل کرو کیونکہ خدا سے کسی کی رشتہ داری نہیں ہے۔

تمام بندوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب اور اس کی نظر میں زیادہ مکرم وہ

۲۵- ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

لِجَابِرٍ:

يَا جَابِرُ! إِنَّمَا شَيْعَةٌ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَعْدُو
وَصَوْتُهُ سَمْعُهُ، وَلَا شَحْنَاوَةٌ بَدَنَهُ، لَا يَمْدَحُ لَنَا قَائِلًا، وَلَا
يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضًا، وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِبًا،

شَيْعَةٌ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَهْرُ هَرِيرَ الْكَلْبِ،
وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْتَلُّ النَّاسَ وَإِنْ مَاتَ جَوْعًا،
أُولِيكَ الْخَفِيفَةُ عَيْشَتُهُمْ، الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارَهُمْ إِنْ شَهِدُوا لَمْ
يُغْرِفُوا، وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقِدُوا، وَإِنْ مَرَضُوا لَمْ يُعَادُوا، وَإِنْ
مَاتُوا لَمْ يُشْهَدُوا، فِي قُبُورِهِمْ يَتَزَاوَرُونَ،
قُلْتُ: وَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟

قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ بَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ:

”أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعْرَاقُهُمْ عَلَى الْكَافِرِينَ“

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

جابر! علی کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہ کرے

کرتے ہیں اور ہماری موڈت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں
اور ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔
غصہ میں آ کر ظلم نہیں کرتے اور خوش ہو کر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اپنے
ہمسایوں کے لیے باعث برکت ہوتے ہیں اور اپنے ملنے ملانے والوں کے
لیے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔

۲۴- شیعوں کی جسمانی علامات

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ)

أَبِي رَجْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ لِي:
أَبُو جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ:
شَيْعَةٌ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الشَّاحِبُونَ النَّاجِلُونَ
الذَّابِلُونَ، ذُبْلَةٌ شِفَاهُهُمْ خَمِيصَةٌ بَطُونُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ
الْوَانُهُمْ-

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

شیعان علی کے رنگ اڑے ہوئے ہوتے ہیں ان کے جسم کمزور اور
نحیف ہوتے ہیں ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں ان کے پیٹ لاغر ہوتے
ہیں اور ان کے رنگ متغیر ہوتے ہیں۔

۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ

قَيْسٍ عَنِ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

كَمْ شِيعَتُنَا بِالْكُوفَةِ؟

قَالَ قُلْتُ: خَمْسُونَ أَلْفًا،

قَالَ: فَمَا زَالَ يَقُولُ حَتَّى قَالَ:

أَتَرْجُو أَنْ يَكُونُوا عِشْرِينَ؟

ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنْ يَكُونَ بِالْكُوفَةِ

خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا يَعْرِفُونَ أَمْرَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ وَلَا

يَقُولُونَ عَلَيْنَا إِلَّا بِالْحَقِّ-

مفضل بن قیس نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

کوفہ میں ہمارے شیعوں کی کیا تعداد ہے؟

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

آپؑ مسلسل یہی سوال کرتے رہے اور میں تعداد کو کم کرتا گیا یہاں

تک کہ آپؑ نے فرمایا:

کیا تجھے امید ہے کہ ان کی تعداد بیس ہوگی؟

اور اس کی دشمنی اس کے جسم سے تجاوز نہ کرے اور ہمارے کسی دشمن کی مدح و ثنا نہ کرے اور ہمارے کسی دشمن سے تعلقات قائم نہ کرے اور ہمارے عیب بیان کرنے والے سے ہم نشینی اختیار نہ کرے۔

علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح سے نہ بھونکے اور کوئے کی طرح سے لالچ نہ کرے۔ اسے بھوکا مرنا گوارا ہو لیکن لوگوں سے سوال کرنا گوارا نہ ہو۔ ہمارے شیعہ سبک زندگی رکھتے ہیں (یعنی ان کے پاس وسائل معاش کم ہوتے ہیں) اور وہ خانہ بدوش رہتے ہیں اگر وہ کسی جگہ پر رہائش پذیر ہوں تو ان کو پہچاننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ غائب ہوں تو کوئی ان کو تلاش نہیں کرتا اور اگر وہ بیمار ہوں تو کوئی ان کی تیمارداری نہیں کرتا اور اگر وہ مر جائیں تو لوگ ان کے جنازے میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ قبروں میں رہ کر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

میں (راوی) نے کہا: بھلا میں ان صفات کے حامل افراد کو کہاں تلاش

کروں؟

آپؑ نے فرمایا:

انہیں زمین کے اطراف اور بازاروں میں تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے

انہی کے لیے فرمایا ہے:

مومنین کے لیے تواضع کرنے والے اور کافروں کے مقابلہ میں سرفراز

ہوتے ہیں۔

حلاوت ایمان کی موجودگی ہے۔ ایمان کی شیرینی کی وجہ سے وہ اپنا اندرونی عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۲۸- فضیلت کا معیار معرفت ہے

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ

يَرْفَعُهُ إِلَى أَحَدِهِمْ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ:

بَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ، وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا مِنْ بَعْضٍ، وَأَفْضَلُكُمْ أَفْضَلُكُمْ مَعْرِفَةً-

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک امام نے فرمایا:

تم میں سے کچھ شیعہ کسی سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجالانے والے ہوتے ہیں اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں اور تم میں سے افضل وہ ہے جو معرفت میں افضل ہو۔

پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کوفہ میں پچیس افراد ایسے ہونے چاہئیں جو کہ ہمارے امر و ولایت کی معرفت رکھنے والے ہوں اور ہمارے متعلق سچ کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں۔

۲۷- عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوِيهِ رَجَمَهُ اللَّهُ..... عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّوَانِقِيُّ بِالْحَيْرَةِ أَيَّامَ أَبِي الْعَبَّاسِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنْ شِيعَتِكُمْ، يَسْتَخْرِجُ مَا فِي جَوْفِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُعْرِفَ مَذْهَبَهُ؟ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): ذَلِكَ بِحَلَاوَةِ الْإِيمَانِ فِي صُدُورِهِمْ مِنْ حَلَاوَتِهِ يُبْدُونَهُ تَبْدِيًّا-

محمد بن علی ماجیلویہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ابوالعباس سفاح کے دور حکومت میں ابو جعفر منصور دوانیقی نے حیرہ میں مجھ سے پوچھا تھا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کا شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے اندرونی مطالب کو اگل دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے مذہب کا فوراً پتہ چل جاتا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: اس کی وجہ ان کے سینوں میں

۲۹- فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالْعَشْرُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى الْعَطَّارُ، قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ زِيَادِ الْعَبْدِيِّ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

هَمَّكُمْ مَعَالِمُ دِينِكُمْ، وَهَمَّ عَدُوِّكُمْ بِكُمْ وَأَشْرَبَ قُلُوبَهُمْ لَكُمْ بُغْضًا، يُحَرِّفُونَ مَا يَسْمَعُونَ مِنْكُمْ كَلَّةً، وَ يَجْعَلُونَ لَكُمْ أُنْدَادًا، ثُمَّ يَرْمُونَكُمْ بِهِ بُهْتَانًا، فَحَسْبُهُمْ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ مَعْصِيَةٌ.

مفضل بن زیاد عبدی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا، آپ

نے فرمایا:

تمہاری تگ و دو کا محور اپنے دین کی معلومات کا حصول ہے۔ جب کہ تمہارے دشمن کی زندگی کا ہدف تمہیں اذیت و تکلیف دینا ہے۔ ان کے دل تمہاری دشمنی سے لبریز ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سن کر انہیں بدل دیتے ہیں اور وہ تمہارے متعلق لوگوں کو یہ باور کہ میں کہ تم خدا کے لیے شریکوں کا عقیدہ رکھتے ہو اور پھر وہ تم پر تہمتیں تراشتے ہیں۔ ان کا یہی عمل خدا کی نظر میں خدا کی نافرمانی کے لیے کافی ہے۔

۳۰- شیعوں کی ولادت پاک ہے

(الْحَدِيثُ الثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ... عَنْ سَدِيرٍ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِأُمَّهَاتِهِمْ، مَا خَلَا نَا وَ شِيعَتَنَا فَإِنَّا لَا سِفَاحَ بَيْنَنَا.

سدیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ باقی لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور ہم اس سے اس لیے مستثنیٰ ہوں گے کہ ہمارے نسب میں کوئی خلل نہیں ہے۔

۳۱- ظاہر داری کو بھی بحال رکھیں

(الْحَدِيثُ الْخَادِي وَالْثَلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ الْكِنَانِيِّ، قَالَ:

إِسْقَبَلَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَقَدْ عَلَّقَتْ سَمَكَةً بِيَدِي،

فَقَالَ: إِقْذِفْهَا، إِنِّي لَا كُرَةَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ

الدَّيْنِيُّ بِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّكُمْ قَوْمٌ أَعْدَاؤُكُمْ كَثِيرٌ يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ، إِنَّكُمْ قَوْمٌ
عَادَاكُمْ الْخَلْقُ فَتَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ.

عبداللہ بن خالد کنانی کا بیان ہے کہ میں ایک مچھلی کو ہاتھ میں لکائے ہوئے جا رہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: اسے پھینک دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ انسان بے قیمت چیز کو خود اٹھائے ہوئے پھر رہا ہو۔

پھر آپ نے فرمایا:

اے گروہ شیعہ! تم ایسے لوگ ہو کہ تمہارے دشمن زیادہ ہیں۔ لوگ تم سے دشمنی رکھتے ہیں لہذا تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مزین کر کے ان کے سامنے پیش کرو۔

۳۲- کردار شیعہ

(الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوْنِي، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ:

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ شَيْعَتِهِمْ، فَقَالَ:
شَيْعَتُنَا مَنْ قَدَّمَ مَا اسْتُحْسِنَ وَأَمْسَكَ مَا اسْتُتْبِحَ
وَأَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَارَعَ بِالْأَمْرِ الْجَلِيلِ رَغْبَةً إِلَى رَحْمَةِ

الْجَلِيلِ، فَذَلِكَ مِنَّا وَإِلَيْنَا وَمَعَنَا حَيْثُ مَا كُنَّا.

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کو مقدم رکھے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور اللہ کی رحمت کے شوق میں بڑے کام سرانجام دے۔ ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

۳۳- اوصاف شیعہ

(الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْجَمِيرِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ:

خَرَجَ عَلَيَّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ
فَقَالَ:

مَنْ أَنْتُمْ وَمَا اجْتَمَعُكُمْ؟

فَقُلْنَا: قَوْمٌ مِنْ شَيْعَتِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ:

مَا لِي، لَا أَرَى سَيِّمَاءَ الشَّيْعَةِ عَلَيْكُمْ، فَقُلْنَا:

وَمَا سَيِّمَاءُ الشَّيْعَةِ؟ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

صُفْرُ الْوُجُوهِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، عُمَشُ الْعُيُونِ مِنْ مَخَافَةِ

اللَّهِ، ذُبُلُ الشَّفَاةِ مِنَ الصِّيَامِ، عَلَيْهِمْ غَبْرَةُ الْخَاشِعِينَ.

اصح بن نباتہ راوی ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جب کہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپ نے فرمایا: تم کون ہو اور یہ تمہارا اجتماع کیسا ہے؟
ہم نے کہا: امیر المؤمنین! ہم آپ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔
آپ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے مجھے تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا: شیعوں کی علامات کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا: نماز شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔
خوفِ خدا سے ان کی آنکھیں اشک ریز ہوتی ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر عاجزی کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔

۳۴- شیعوں کا چال چلن

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ)

أَبِي رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ صِفْ لِي شِيعَتَكَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتَهُ سَمْعَهُ،
وَلَا شَحْنَاوَهُ بَدَنَهُ وَلَا يَطْرَحُ كَلَّهُ عَلَى غَيْرِهِ، وَلَا يَسْتَلُّ غَيْرَ
إِخْوَانِهِ وَلَوْ مَاتَ جُوعًا، شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَهْرُ هَرِيرَ الْكَلْبِ، وَلَا

يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ،

شِيعَتُنَا الْخَفِيفَةُ عَيْشُهُمُ الْمُنتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ، شِيعَتُنَا
الَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ، وَيَتَوَاسُونَ وَ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا
يَجْزَعُونَ، وَفِي قُبُورِهِمْ، يَتَزَاوَرُونَ، قَالَ قُلْتُ:
جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَأَيْنَ أَطْلُبُهُمْ؟

قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَ بَيْنَ الْأَسْوَاقِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: "أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى
الْكَافِرِينَ"۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ
مولا! میری جان آپ پر قربان ہو ہمارے لیے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان
فرمائیں؟

امام نے فرمایا: ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی صدا اس کے کان تک نہ
پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے، بارش کو کسی اور
کے دوش پر نہ گرائے، بھوک سے مر جائے لیکن اپنے برادر دینی کے علاوہ کسی
کے سامنے دست دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح حفاظت نہیں کرتا اور
کوئے کی طرح طمع و لالچ نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور عامیانه زندگی بسر کرتا
ہے اور وہ خانہ نشینی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے اموال سے
دوسروں کا حق ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور
موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی قبروں کی زیارت

کرتے ہیں۔

ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میری جان آپ پر قربان ہو ایسے افراد کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

زمین کے اطراف و اکناف، بازاروں کے درمیان، جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا:

أَذَلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ

مومنین کے مقابل میں فروتر ہیں اور کافروں کے مقابل

میں عزت دار ہیں۔

۳۵- متقی لوگوں کی علامات

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ وَكَانَ عَابِدًا - فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! صِفْ

لِي الْمُتَّقِينَ حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، فَتَنَاقَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

(صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) فِي جَوَابِهِ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

وَيَحَاكَ يَا هَمَّامُ! اتَّقِ اللَّهَ وَأَحْسِنُ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ فَقَالَ هَمَّامُ:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَكْرَمَكَ بِمَا خَضَّكَ بِهِ وَحَبَّاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا آنَا لَكَ وَأَعْطَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِي -

فَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حَيْثُ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا

عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِأَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةٌ مَنْ

عَصَاهُ مِنْهُمْ، وَلَا تَنْفَعُهُ طَاعَةٌ مَنْ أَطَاعَهُ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ

مَعَايِشَهُمْ، وَوَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَإِنَّمَا أَهْبَطَ اللَّهُ

آدَمَ وَحَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ عُقُوبَةً لِمَا صَنَعَا حَيْثُ نَهَا هُمَا فَخَالَفَاهُ

وَأَمَرَهُمَا فَعَصَيَاهُ

فَالْمُتَّقُونَ فِيهَا أَهْلُ الْفَضَائِلِ، مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ

مَلْبَسُهُمُ الْإِقْتِصَادُ، وَمَشِيَّتُهُمُ التَّوَاضُعُ، خَضَعُوا لِلَّهِ بِالطَّاعَةِ

فَبَهَتُوا غَاضِيْنَ أَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، وَاقْفَيْنَ

أَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ نَزَلَتْ أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ

كَأَتَيْ نَزَلَتْ بِهِمْ فِي الرَّخَاءِ، رِضًا مِنْهُمْ عَنِ اللَّهِ بِالْقَضَاءِ،
وَلَوْ لَا الْآ جَالُ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْقِرْ أَرْوَاحُهُمْ فِي
أَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ، وَخَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ
عَظْمِ الْخَالِقِ فِي أَنْفُسِهِمْ، وَصَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ، فَهُمْ
وَالْجَنَّةُ كَمَنْ قَدَّرَ أَهَا فَهُمْ فِيهَا مُنْعَمُونَ، وَهُمْ وَالنَّارُ كَمَنْ
قَدَّرَ أَهَا فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، وَشُرُورُهُمْ
مَامُونَةٌ، وَأَجْسَادُهُمْ نَجِيفَةٌ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ، وَأَنْفُسُهُمْ
عَفِيفَةٌ، وَمُؤُوتَتُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا عَظِيمَةٌ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً
قِصَارًا، أَعْقَبَتَهُمْ رَاحَةٌ تَجَارَةٌ مُرَبِّحَةٌ يَسَّرَهَا لَهُمْ رَبُّ كَرِيمٌ
أَرَادَتْهُمْ الدُّنْيَا وَلَمْ يُرِيدُواهَا، وَطَلَبْتَهُمْ فَأَعْجَزُواهَا، أَمَا اللَّيْلُ
فَصَافُونَ أَقْدَامَهُمْ، تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرْتَلُونَ تَرْتِيلًا،
يُحْزِنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِهِ وَتَهَيَّجَ أَحْزَانُهُمْ بُكَاءً
عَلَى ذُنُوبِهِمْ وَوَجَعَ كُلُّهُمْ جِرَاحِهِمْ وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا
تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ وَأَبْصَارَهُمْ فَاقْشَعَرَّتْ
مِنْهَا جُلُودُهُمْ، وَوَجَلَّتْ مِنْهَا قُلُوبُهُمْ، وَظَنُّوا أَنَّ هَيْلَ
جَهَنَّمَ وَزَفِيرَهَا وَشَهيقَهَا فِي أَصُولِ آذَانِهِمْ، وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ
فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا، وَتَطَلَّعَتْ أَنْفُسُهُمْ إِلَيْهَا
شَوْقًا، فَظَنُّوا أَنَّهَا نَضْبُ أَعْيُنِهِمْ جَائِثِينَ عَلَى أَوْ سَاطِحِهِمْ

يَمَجَّدُونَ جَبَّارًا عَظِيمًا، مُفْرَشِينَ جَبَاهَهُمْ وَأَكْفَهُمْ وَأَطْرَافَ
أَقْدَامِهِمْ وَرُكَبِهِمْ، تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ، يَجْتَرُونَ
إِلَى اللَّهِ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ،

وَأَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءَ بَرَرَةٍ اتَّقِيَاءُ قَدْ بَرَّاهُمْ
الْخَوْفُ بَرَى الْقِدَاحَ فَهُمْ أَمْثَالُ الْفِرَاحِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاطِرُ
فِيْحَسْبُهُمْ مَرْضَى وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ يَقُولُ قَدْ خَوَّلَطُوا
فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ إِذَا فَكَّرُوا فِي عَظَمَةِ اللَّهِ وَشِدَّةِ
سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَأَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَرَّعَ
ذَلِكَ قُلُوبَهُمْ وَطَاشَتْ حُلُومُهُمْ وَذَهَلَتْ عُقُولُهُمْ وَإِذَا
اسْتَفَاقُوا بَادَرُوا إِلَى اللَّهِ بِالْأَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ لَا يَرْضُونَ لِلَّهِ مِنْ
أَعْمَالِهِمْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا يَسْتَكْبِرُونَ لَهُ الْجَزِيلَ فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ
مُتَّهَمُونَ وَمِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ، إِنْ رُكِيَ أَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا
يَقُولُونَ وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي، وَرَبِّي أَعْلَمُ
بِنَفْسِي مِثْلِي اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاجْعَلْنِي خَيْرًا
مِمَّا يَظُنُّونَ، وَاعْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، فَإِنَّكَ عَلَامُ الْغُيُوبِ
وَسِتَّارُ الْغُيُوبِ، وَمِنْ عِلْمَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةَ فِي
دِينِ، وَحَزْمًا فِي لَيْنِ، وَإِيمَانًا فِي يَقِينِ وَحِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ،
وَكَسْبًا فِي رِفْقٍ وَشَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ، وَقَصْدًا فِي غِنَاءِ،

وَحُشْوَعًا فِي عِبَادَةٍ، وَتَحَمُّلًا فِي فِاقَةٍ وَصَبْرًا فِي شِدَّةٍ
 وَرَحْمَةً لِلْجُهُودِ وَإِعْطَاءً فِي حَقِّ، وَرَفَقًا فِي كَسْبٍ، وَطَلَبًا
 لِلْحَلَالِ، وَنَشَاطًا فِي الْهُدَى وَتَحَرُّجًا عَنِ الطَّمَعِ، وَبِرًّا فِي
 اسْتِقَامِهِ، وَإِعْمَاضًا عِنْدَ شَهْوَةٍ، لَا يُغْرُهُ ثَنَاءٌ مِنْ جَهْلِهِ، وَلَا
 يَدْعُ إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ، مُسْتَبِطًا لِنَفْسِهِ فِي الْعَمَلِ يَعْمَلُ
 الْأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَهُوَ عَلَى وَجَلٍ، يُمَسِي وَهَمُّهُ الشُّكْرُ، وَ
 يُصْبِحُ وَشُغْلُهُ الذِّكْرُ يَبِيْتُ حِذْرًا، وَيُصْبِحُ فَرِحًا، حِذْرًا لِمَا
 حِذَرَ مِنَ الْغَفْلَةِ وَفَرِحًا لِمَا أَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ، إِنْ
 اسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِيمَا تَكَرَّرَ لَمْ يَعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيمَا إِلَيْهِ
 ضُرَّةٌ وَفَرِحَهُ فِيمَا يَخْلُدُ وَيَطُولُ وَقَرَّةٌ عَيْنِهِ فِيمَا لَا يَزُولُ، وَ
 رَغْبَتُهُ فِيمَا يَبْقَى وَزَهَادَتُهُ فِيمَا يَفْنَى، يَمْرُجُ الْجِلْمَ بِالْعِلْمِ،
 وَيَمْرُجُ الْعِلْمَ بِالْعَقْلِ، تَرَاهُ بَعِيدًا كَسَلُهُ، دَائِمًا نَشَاطُهُ، قَرِيبًا
 أَمَلُهُ قَلِيلًا زَلَلُهُ، مُتَوَقِّعًا أَجَلَهُ، خَاشِعًا قَلْبُهُ، ذَاكِرًا رَبَّهُ، خَائِفًا
 ذَنْبَهُ قَانِعًا نَفْسُهُ، مُتَغَيِّبًا جَهْلُهُ، سَهْلًا أَمْرُهُ، حَرِيضًا دِينُهُ، مَيِّتَةً
 شَهْوَتُهُ كَاطِمًا غَيْظُهُ، صَاقِيًا خُلُقُهُ، آمِنًا مِنْهُ جَارُهُ، ضَعِيفًا
 كِبْرُهُ، مَيِّتًا ضُرَّةً كَثِيرًا ذِكْرُهُ مُحْكَمًا أَمْرُهُ، لَا يُحَدِّثُ بِمَا
 يُؤْتَمَنُ عَلَيْهِ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ لِلْأَعْدَاءِ وَلَا يَعْمَلُ
 شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً، وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً الْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ،

وَالشَّرْمِنَةُ مَأْمُونٌ، إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
 وَإِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ لَمْ يَكُتَبَ مِنَ الْغَافِلِينَ، يَغْفُو عَمَّنْ
 ظَلَمَهُ وَيُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ، وَيَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ، لَا يَغْرُبُ جِلْمُهُ
 وَلَا يَعْجَلُ فِيمَا يُرِيئُهُ، وَيَصْفَحُ عَمَّا قَدْ تَبَيَّنَ لَهُ بَعِيدًا جَهْلُهُ
 لَيْسًا قَوْلُهُ، غَائِبًا مَكْرَهُ، قَرِيبًا مَعْرُوفُهُ، صَادِقًا قَوْلُهُ، حَسَنًا
 فِعْلُهُ، مُقْبَلًا خَيْرُهُ، مُذْبِرًا شَرُّهُ، فَهُوَ فِي الزَّلَازِلِ وَقُورٌ، وَفِي
 الْمَكَارِهِ صُبُورٌ، وَفِي الرَّخَاءِ شُكُورٌ، لَا يَحِيفُ عَلَى مَنْ
 يُبْغِضُ وَلَا يَأْتُمُّ عَلَى مَنْ يُحِبُّ، لَا يَدَّعِي مَا لَيْسَ لَهُ وَلَا
 يَجْحَدُ حَقًّا هُوَ عَلَيْهِ، يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ، وَلَا
 يُضِيعُ مَا اسْتُحْفِظَ وَلَا يَنْسَى مَا ذُكِرَ، وَلَا يُنَابِزُ بِالْأَلْقَابِ، وَلَا
 يَبْغِي عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَهْمُّ بِالْحَسَدِ، وَلَا يَضُرُّ بِالْجَارِ، وَلَا
 يَشْمَتُ بِالْمُصَائِبِ، سُرِيعٌ إِلَى الصَّلَوَاتِ، مُؤَدٍّ لِلْأَمَانَاتِ،
 بَطِيءٌ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ، لَا
 يَدْخُلُ فِي الْأُمُورِ بِجَهْلٍ، وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ بِالْعُجْزِ، إِنْ
 صَمَتَ لَمْ يَغْمَهُ صَمْتُهُ، وَإِنْ نَطَقَ لَمْ يَقُلْ خَطَأً وَإِنْ ضَحِكَ لَمْ
 يَعْذُصُوتُهُ سَمْعُهُ، قَانِعًا بِالذِّى قَدَّرَلَهُ، وَلَا يَجْمَعُ بِهِ الْغَيْظُ
 وَلَا يَغْلِبُهُ الْهُوَى وَلَا يَقْهَرُهُ الشُّحُّ، وَلَا يَطْمَعُ فِيمَا لَيْسَ لَهُ،
 يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ، وَيَضْمَتُ لِيَسْلِمَ وَيَسْأَلُ لِيَفْهَمَ، لَا يَنْصِتُ

سے کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا:

اے امیر المؤمنین! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں گویا کہ میں ان کو دیکھ سکوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تعقل کیا اور پھر فرمایا:

اے ہمام! تیرے اوپر افسوس ہے، خدا سے ڈر اور نیکو کار بن جا، کیونکہ خدا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکو کار ہیں۔

ہمام اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد و ثنائے پروردگار اور صلوات و سہلام کے بعد ارشاد فرمایا:

اما بعد! پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا۔ نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔

اس نے سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی۔ اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل و کمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق و صواب، ان کا لباس معتدل، ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دیا ہے ان سے نظروں کو نیچا رکھتے ہیں اور اپنے کاموں کو ان علوم کے لیے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے نفوس بلاء و آزمائش میں ایسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت و آرام میں۔ اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روہیں ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں

لِيُعْجَبَ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَفْخَرَ عَلَيَّ مِنْ سِوَاةٍ، إِنْ بَغَى عَلَيَّ صَبْرًا، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ، وَالنَّاسَ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، اتَّعَبَ نَفْسَهُ لِأَخْرِيَّتِهِ وَأَرَاخَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَنَزَاهَةٌ، وَدُنُوهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ، فَلَيْسَ تَبَاعَدُهُ بِكِبَرٍ وَلَا عَظَمَةٍ، وَلَا دُنُوهُ بِخَدِيْعَةٍ وَلَا خَلَابِيَةٍ، بَلْ يَفْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ، وَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ قَالَ فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعَقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيهَا۔

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ، وَأَمْرَبِهِ فَجُهِزَ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: فَمَا بَالُكَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَيْلَكَ إِنَّ لِكُلِّ أَجَلًا لَنْ يَعْدُوهُ، وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ، فَمَهْلًا لَا تَعْدُ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَيَّ لِسَانُكَ الشَّيْطَانِ۔

عبدالرحمن بن کثیر کا بیان ہے کہ چھٹے لالی ولایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا:

امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک عظیم عبادت گزار ہمام نامی صحابی اپنی جگہ

کہ انھیں ثواب کا شوق ہے اور عذاب کا خوف۔ خالق ان کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے گر گئی ہے۔ جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں۔ ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کے جسم نجیف اور لاغر ہیں اور ان کی ضروریات نہایت درجہ مختصر اور ان کے نفوس بھی طیب و طاہر ہیں۔ انھوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ابدی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا۔ دنیا نے انھیں بہت چاہا لیکن انھوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انھیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انھوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔

راتوں کے وقت مصلیٰ پر کھڑے رہتے ہیں۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیماری دل کا علاج کرتے ہیں۔ جب کسی آیت ترغیب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب و تخویف سے گزرتے ہیں تو دل کے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار مسلسل ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی، ہتھیلی، انگوٹھوں اور گھٹنوں کو فرش خاک کیے رہتے ہیں۔

پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دے۔

اس کے بعد دن کے وقت یہ علماء اور دانش مند نیک کردار اور پرہیزگار ہوتے ہیں جیسے انھیں تیر انداز کے تیر کی طرح خوف خدا نے تراشا ہو۔ دیکھنے والا انھیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انھیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے کہ یہ نہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں اور نہ کثیر عمل کو کثیر سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے نفس ہی کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔

خدایا! مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسن ظن سے بھی بہتر قرار دے دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنہیں یہ سب نہیں جانتے ہیں۔

ان کی علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت، نرمی میں شدت، احتیاط، یقین میں ایمان، علم کے بارے میں طمع، حلم کی منزل میں علم، مالداری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع قلب، فاقہ میں خودداری، سختیوں میں صبر، حلال کی طلب، ہدایت میں نشاط، لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے اور صبح کے وقت ذکر الہی۔ خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرح و سرور میں صبح۔ جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل و رحمت کا وعدہ کیا گیا

ہے اس سے خوش رہتے ہیں۔ اگر نفس ناگوار امر کے لیے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک لازوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیاء کے بارے میں ہے۔ یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں۔ تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر دل کو خاشع، نفس کو قانع، کھانے کو معمولی، معاملات کو آسان، دین کو محفوظ، خواہشات کو مُردہ اور غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے۔

ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ غفلوں میں نظر آئیں تو بھی یاد خدا کرنے والوں میں کہے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غفلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔ محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں۔ قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ لغویات سے دُور، نرم کلام، منکرات غائب، نیکیاں حاضر، خیر آتا ہوا، شر جاتا ہوا، زلزلوں میں باوقار، دشواریوں میں صابر، آسانیوں میں شکر گزار، دشمن پر ظلم نہیں کرتے ہیں، چاہنے والوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے ہیں۔ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔ جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں ہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑھاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے۔ حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور کلمہ حق سے باہر نہیں آتے ہیں۔ یہ چپ رہیں تو ان کی خموشی ہم و غم کی بنا پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ہیں۔ ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تاکہ خدا

اس کا انتقام لے۔ ان کا اپنا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو آخرت کے لیے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آزاد ہو گئے ہیں۔ دُور رہنے والوں سے ان کی دُوری زاہد اور پاکیزگی کی بنا پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت نرمی اور مرحمت کی بنا پر ہے۔ نہ دُوری تکبر و برتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت مکر و فریب کا نتیجہ۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر ہام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

تو امیر المومنین نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبانِ تقویٰ کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے۔ یہ سننا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر ایسا اثر کیوں نہیں ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا بُرا کرے۔ ہر اجل کے لیے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھنا ممکن ہے اور ہر شر کے لیے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ناممکن ہے۔ خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا۔ یہ شیطان نے تیری زبان پر اپنا جادو پھونک دیا ہے۔

۳۶۔ مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ)

أَبِي رَجْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقِّ وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاؤُهُ فِي بَاطِلٍ، وَالَّذِي إِذَا قَدَّرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِنْ مَالِهِ.

صفوان بن مهران کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن تو بس وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ راضی ہو تو اس کی رضا اس کو باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ مال نہ لے۔

۳۷- تقویٰ کا دار و مدار رونے پر ہی نہیں ہے

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ)

أَبِي رَجْمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

يَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ! لَا يُغَرِّكَ بُكَائُهُمْ، فَإِنَّ التَّقْوَى فِي الْقَلْبِ.

علی بن عبد العزیز راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن عبد العزیز! جو لوگ بظاہر دین دار ہیں ان کا رونا کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو۔

۳۸- اسرار آل محمد کے افشا کرنے سے ممانعت

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَجَمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَابِكُمْ فَتَذَلُّوا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ:

”قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا“ ثُمَّ قَالَ: عُوذُوا مَرَضَاهُمْ، وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ، وَاشْهَدُوا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا مَعَهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَاقْضُوا حُقُوقَهُمْ،

ثُمَّ قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ عَلَى قَوْمٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَأْتُمُونَ بِقَوْمٍ وَيَأْخُذُونَ بِقَوْلِهِمْ، فَيَأْمُرُونَ بِهِمْ وَيَنْهَوْنَ بِهِمْ وَلَا يَقْبَلُونَ مِنْهُمْ وَيَذِيعُونَ حَدِيثَهُمْ عِنْدَ عَدُوِّهِمْ فَيَأْتِي عَدُوَّهُمْ إِلَيْنَا فَيَقُولُونَ لَنَا:

إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ وَيَرُوُونَ كَذَا وَكَذَا، فَتَقُولُ لَهُمْ: نَحْنُ سَبْرًا مِمَّنْ يَقُولُ هَذَا فَتَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَرَاءَةُ.

عبد اللہ بن سنان: وہی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ

کہتے ہوئے سنا:

بندگانِ خدا! میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (اسرار آل محمد فاش کر کے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرما رہا ہے: ”لوگوں سے اچھی گفتگو کرو“۔
پھر آپ نے فرمایا:

تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شمولیت اختیار کرو اور ان کے فائدہ اور نقصان کے لیے گواہیاں دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔

یاد رکھو کسی بھی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کر رہے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنے رہبروں کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں اور ان کی رازدارانہ گفتگو کو دشمنوں کے سامنے نقل کریں۔ پھر ان کے دشمن ان کی باتیں سن کر ہمارے پاس آئیں اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایات کر رہے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں ہم ایسی بات کرنے والے سے بیزار ہیں اور یوں وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں۔

۳۹- شیعوں سے امام کی توقعات

(الْحَدِيثُ النَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَجَمَهُ اللَّهُ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ بِإِسْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ:

سَلَّمْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِمِنَى، ثُمَّ قُلْتُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ! إِنَّا قَوْمٌ مُجْتَازُونَ لَسِنَا نَطِيقُ هَذَا الْمَجْلِسَ مِنْكَ كُلَّمَا أَرَدْنَا فَأَوْصِنَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحَبَكُمْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ، صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ وَعُودُوا وَأَمْرُضَاهُمْ وَاتَّبِعُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي أَنَّ شِيعَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ كَانُوا خِيَارَ مَنْ كَانُوا مِنْهُمْ، إِنْ كَانَ فَقِيهًا كَانَ مِنْهُمْ، وَإِنْ كَانَ مُؤَذِّنًا كَانَ مِنْهُمْ، وَإِنْ كَانَ إِمَامًا كَانَ مِنْهُمْ، وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ أَمَانَةٍ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ وَدِيعَةٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَكَذَلِكَ كُونُوا حَبِيبُونَ إِلَى النَّاسِ وَلَا تَبْغِضُونَا إِلَيْهِمْ۔

عبداللہ بن زیاد راوی ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر سلام کیا اور ان سے عرض کیا:

”فرزند رسول! ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور آپ کے پاس تک کر نہیں رہ سکتے لہذا آپ ہمیں دین کی ضروری باتوں کی نصیحت کریں۔“

آپ نے فرمایا: میں تمہیں پروردگار کے تقویٰ، راست گوئی، ادا بیگی، امانت، اپنے ہم نشینوں سے حسن سلوک، سلام عام کرنے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے

الْوَجُوهُ؟ أَيْنَ أَثَرَ الْعِبَادَةِ؟ أَيْنَ سِيمَاءُ السُّجُودِ؟ إِنَّمَا شِيعَتُنَا
يَعْرِفُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشَعَثِهِمْ، قَدْ قَرَحَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمْ
الْأَنَافَ، وَدَثَّرَتِ الْجَبَاهَةَ وَالْمَسَاجِدَ، خُمِصُ الْبُطُونِ، ذُبُلُ
الشِّفَاهِ، قَدْ هَبَّجَتِ الْعِبَادَةُ وَجُوهَهُمْ، وَأَخْلَقَ سَهْرُ اللَّيَالِي
وَقَطَعُ الْهَوَاجِرِ جُشْتَهُمْ، الْمُسَبِّحُونَ إِذَا سَكَتَ النَّاسُ،
وَالْمُصَلُّونَ إِذَا نَامَ النَّاسُ، وَالْمَحْزُونُونَ إِذَا فَرِحَ النَّاسُ
يُعْرِفُونَ بِالرُّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمُ بِالْجَنَّةِ-

حمران بن اعین راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
ایک دن امام سجاد علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ
نے ان کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر
دیکھو کہ کون آیا ہے؟

دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولا سے عرض کریں کہ
دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ لفظ شیعہ سن کر امام سجاد بڑی
تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ
پیدا ہو گیا تھا۔ جب آپ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ فوراً واپس
آگئے اور فرمایا:

انہوں نے جھوٹ کہا۔ ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات ہی
کہاں ہے؟ آثار عبادت کہاں ہیں؟ سجدہ کی علامات کہاں ہیں؟ ہمارے
شیعوں کی تو پہچان عبادت الہی اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت یعنی طویل

مخالفین کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے
جنازوں کی مشایعت کرو۔

میرے والد علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور
کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے۔ اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے
شیعوں سے ہوتا تھا اور اگر کوئی مؤذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو ان
سب کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوا کرتا تھا۔ تم بھی انہی شیعوں جیسے شیعہ بنو
اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی
بدکرداری سے ہمیں قابلِ نفرت نہ بناؤ۔

۴۰- اوصاف شیعہ

(الْحَدِيثُ الْأَرْبَعُونَ)

أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْمِينَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَاعِدًا فِي بَيْتِهِ إِذْ
قَرَعَ قَوْمٌ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَقَالَ:

يَا جَارِيَةَ أَنْظِرِي مَنْ بِالْبَابِ؟ فَقَالُوا:
قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ، فَوَثَبَ عَجَلَانَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَقَعَ، فَلَمَّا
فَتَحَ الْبَابَ وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَجَعَ، وَقَالَ: كَذَبُوا فَأَيْنَ السَّمْتُ فِي

عبید اللہ راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چھ چیزوں کا اقرار کرے تو وہ مومن ہے۔

۱- ستم گاروں اور طاغوتوں سے برأت کرے۔

۲- اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرے۔

۳- رجعت پر ایمان لائے۔

۴- متعہ کو حلال سمجھے۔

۵- ملی مچھلی اور سانپ مچھلی کو حرام سمجھے۔

۶- موزوں پر مسخ کرنے سے پرہیز کرے۔

۴۲- مومن کی سخت مزاجی کی وجہ

(الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْجَمَيْرِيُّ عَنْ
مُسْعَدَةَ بِنِ صَدَقَةَ

عَنِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قِيلَ لَهُ:

مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ أَحَدٌ شَيْءٍ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِأَنَّ

عِزَّ الْقُرْآنِ فِي قَلْبِهِ وَمَحْضَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ، وَهُوَ يَعْبُدُ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ، مُطِيعٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ مُصَدِّقٌ، قِيلَ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ

يَكُونُ أَشْحَ شَيْءٍ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): لِأَنَّهُ يَكْسِبُ

الرِّزْقَ مِنْ حَلَّةٍ وَمَطْلَبُ الْجَلَالِ عَزِيزٌ فَلَا يُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ

سجدوں کی وجہ سے ان کے ناک زخمی ہوتے ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیوں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوتے ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوتے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے متورم ہوتے ہیں اور شب بیداری اور روزوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصول جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

۴۱- مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے

(الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ)

عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

مَنْ أَقْرَبَ بَسِئَةَ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ: الْبَرَاءَةَ مِنَ الطُّوَاعِغِ،

وَالْإِقْرَارَ بِالْوَلَايَةِ، وَالْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ وَالْإِسْتِحْلَالَ لِلْأُمْتَعَةِ،

وَتَحْرِيمَ الْجَرِي وَتَرْكَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ-

أَحَدٌ أَنْ يَنْجِبَتْ مِنْ دِينِهِ شَيْئًا وَذَلِكَ لِضَنِّهِ بِدِينِهِ وَشُحِّهِ عَلَيْهِ.

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مومن تیز و تند کیوں ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں قرآن کی عزت اور خالص ایمان ہوتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ مومن اللہ کا اطاعت گزار اور اس کے پیغمبر کا تصدیق کنندہ ہوتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن بعض اوقات انتہائی بخیل ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حلال ذرائع سے رزق حاصل کرتا ہے اور طلب حلال بڑی دشوار ہوتی ہے اس لیے وہ جس رزق کو بڑی مشکل سے حاصل کر چکا ہوتا ہے وہ اس سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کبھی وہ سخاوت کرتا ہے تو اسے جائز مقام پر ہی خرچ کرتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ مومن کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: مومن کی چار علامتیں ہیں:

۱- اس کی نیند اس شخص کی نیند جیسی ہوتی ہے جو ڈوب رہا ہو۔

۲- اس کی غذا کسی بیمار کی طرح سے ہوتی ہے۔

۳- اور وہ پسر مردہ ماں کی طرح سے گریہ کرتا ہے۔

۴- اس کا بیٹھنا کسی ہراساں فرد کی طرح سے ہوتا ہے۔

لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ غُسْرِ مَطْلَبِهِ، وَإِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعُهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ

قِيلَ: مَا عَلَا مَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَرْبَعَةٌ، نُومُهُ كَنُومِ الْغُرَقِيِّ وَآكُلُهُ كَأَكْلِ الْمَرَضِيِّ، وَبُكَاءُهُ كَبُكَاءِ الشَّكْلِيِّ، وَقَعُودُهُ كَقَعُودِ الْمَوَاتِبِ قِيلَ لَهُ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِيَحْفَظَهُ فَرَجَهُ عَنْ فَرُوجِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا تَمِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفَى بِهِ وَاسْتَغْنَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَقَالَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ):

إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ:

عِلْمُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ، وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ، أَلَّا تَرُونَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ الْبَدَنِ نَحِيفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ،

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجَبَالِ الرَّاسِيَةِ وَذَلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ

۴۳۔ مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟

(الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ):

أَلَا أَنْبِئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِاتِّمَّانِ النَّاسِ إِيَّاهُ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ،

أَلَا أَنْبِئُكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِ؟ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ
وَلِسَانِهِ، أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ-

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے
اپنے آباءے طاہرین کی سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کیا۔ آپ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ مومن کو مومن کیوں کہا گیا ہے؟ اسے اس
لیے مومن کا لقب دیا گیا کہ لوگ اسے اپنی جان و مال کا امین سمجھتے ہیں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلم کون ہے؟

مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامتی حاصل کریں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟

مہاجر وہ ہے جو برائیوں اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن کبھی نکاح کا دوسروں
کی بہ نسبت زیادہ دلدادہ ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنی شرم گاہ کو حرام شرم
گاہوں سے محفوظ رکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جنسی خواہش
اسے کہیں ادھر ادھر نہ کرتی پھرے۔ اور جب وہ حلال حاصل کرنے میں
کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ اس پر اکتفا کرتا ہے اور حرام سے بے نیاز ہو جاتا
ہے۔

آپ نے فرمایا: مومن میں تین صفات ایسی جمع ہوتی ہیں جو کسی غیر
مومن میں جمع نہیں ہوتیں:

۱۔ وہ خدا کی معرفت رکھتا ہے۔

۲۔ وہ خدا کے محبوب افراد کی معرفت رکھتا ہے۔

۳۔ جن لوگوں سے خدا کو نفرت ہے وہ انہیں بھی پہچانتا ہے۔

آپ نے فرمایا: مومن کی قوت اس کے دل میں ہوتی ہے کیا تم نہیں
دیکھتے کہ مومن تمہیں کمزور جسم والا اور ضعیف البدن دکھائی دیتا ہے مگر اس کے
باوجود وہ رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھتا
ہے۔

آپ نے فرمایا: مومن دین میں سخت پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا
ہے کیونکہ حوادث کے نتیجے میں پہاڑ کی اونچائی کم ہو سکتی ہے لیکن مومن کے دین
میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنے دین کے متعلق
انتہائی بخیل ہوتا ہے یعنی دین کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۳۴- علامتِ مومن

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله وسلم) مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ وَسَرَّتُهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ-

انہی اسناد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کو برائی ناگوار لگے اور بھلائی اسے خوش کر دے تو وہ مومن ہے۔

۳۵- مومن کے لیے ناپسندیدہ بات

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ)

أَبِي رَجْمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ الْوَاسِطِيِّ

عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تَذِلُّهُ-

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کی طرف شوق رکھتا ہو جو اس کی ذلت کا موجب ہو۔

۳۶- برص سے حفاظت

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الْبَرَصُ شِبْهُ اللَّعْنَةِ لَا يَكُونُ فِينَا وَلَا فِي ذُرِّيَّتِنَا وَلَا فِي شَيْعَتِنَا-

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: برص (مچھلہری) لعنت کی شبیہ ہے اسی لیے یہ بیماری ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے شیعوں میں نہیں ہوتی۔

۳۷- ہورزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَشَدُّ مِنْ رُبْرِ الْحَدِيدِ، إِنَّ الْحَدِيدَ إِذَا دَخَلَ النَّارَ تَغَيَّرَ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِلَ ثُمَّ نُشِرَ ثُمَّ قُتِلَ لَمْ يَتَغَيَّرْ قَلْبُهُ-

حسین بن عمرو راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن لوہے کے ٹکڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت بدل جاتی ہے جب کہ مومن اتنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلَوْنِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْعَانَ
الذَّيْلَمِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:
الْشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ يَطُولُ فِيهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى
قِيَامِهِ-

محمد بن سلیمان ذیلی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام
کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:
موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔ اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں اور
مومن شب زندہ داری کے لیے اس سے مدد حاصل کرتا ہے۔

۵۰۔ مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا

(الْحَدِيثُ الْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلَكِنْ آمَنَهُ
مِنَ الْعَمَى فِي الْآخِرَةِ وَمِنَ الشَّقَاءِ يَعْنِي عَمَى الْبَصْرِ-

معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے دنیاوی آزمائشوں سے مومن کو محفوظ نہیں رکھا البتہ اسے
آخرت کے اندھے پن اور اسے شقاوت جو کہ آخرت کا اندھا پن ہے سے

مضبوط ہوتا ہے کہ اگر اسے قتل کیا جائے پھر اٹھایا جائے اور پھر قتل کیا جائے تو
بھی اس کا دل متغیر نہیں ہوتا۔

۴۸۔ مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ..... عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَصْلٍ وَاحِدٍ،
لَا يَدْخُلُ فِيهِمْ دَاخِلٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ، مِثْلُهُمْ وَاللَّهِ
مِثْلَ الرَّأْسِ فِي الْجَسَدِ، وَمِثْلُ الْأَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَمَنْ
رَأَيْتُمْ يُخَالِفُ ذَلِكَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بَتَاتًا إِنَّهُ مُنَافِقٌ-

مفضل راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا ہے۔ باہر سے نہ تو
کوئی ان میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کے گروہ سے نکل سکتا ہے۔ ان
کی مثال جسم میں سر اور ہتھیلی میں انگلیوں جیسی ہے۔ تم جس کو اس کی مخالفت
کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے متعلق گواہی دو کہ وہ حتماً منافق ہے۔

۴۹۔ موسم سرما اور مومن

(الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ)

نجات دی ہے۔

۵۱- مومن محروم نہیں ہوتا

(الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

الْمُؤْمِنُ لَا يَكُونُ مُحَارَفًا-

سعید بن غزوان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مومن (خیر سے) محروم نہیں کرتا۔

۵۲- ایمان کی تین علامتیں

(الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ بَيْتَمٍ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ،

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ فَكَظَمَ غَيْظَهُ وَاحْتَسَبَ وَ عَفَا،

كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَيَشْفَعُ فِيْ مِثْلِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ-

صالح بن بیثم کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جس میں تین صفات موجود ہوں تو اس نے صفات ایمان کی تکمیل

کر لی۔ جو کوئی اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم پر صبر کرے اور اپنا غصہ پی جائے اور اپنے دونوں اعمال کا بدلہ خدا سے طلب کرے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جنہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور انہیں قبیلہ ربیعہ و حضر کے افراد کے برابر حق شفاعت عطا فرمائے گا۔

۵۳- مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے

(الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

لَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونُوا مُؤْتَمِنِينَ وَ حَتَّى

تَعُدُّوا نِعْمَةَ الرَّخَاءِ مُصِيبَةً وَ ذَلِكَ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ أَفْضَلُ

مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الرَّخَاءِ-

زید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک لوگوں کی نظر میں قابل

اعتماد حیثیت کا درجہ اختیار نہیں کر لیتے اور تم مومن تو اس وقت ہو گے جب تم

فراخی اور فراوانی کو اپنے لیے مصیبت سمجھو گے۔ کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا

وسعت و فراخی کی عافیت سے کہیں بہتر ہے۔

۵۴- صفاتِ مومن

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ رَجُلٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ صِفْ لِي الْمُؤْمِنَ
قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

قُوَّةٌ فِي دِينٍ، وَحَزْمٌ فِي لَيْنٍ، وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ،
وَجِرْصٌ فِي فِقْهِ، وَنِشَاطٌ فِي هُدًى، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ، وَ
عِلْمٌ فِي حِلْمٍ، وَشُكْرٌ فِي رَفَقٍ، وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ، وَقَصْدٌ
فِي غِنَى، وَتَجَمُّلٌ فِي فِائِقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ، وَطَاعَةٌ فِي
نَصِيحَةٍ، وَوَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ، وَجِرْصٌ فِي جِهَادٍ، وَصَلْوَةٌ فِي
شُغْلٍ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ، وَفِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ، وَفِي الْمَكَارِهِ
صَبُورٌ، وَفِي الرَّخَاءِ شُكُورٌ، وَلَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ، وَلَا يَقْطَعُ
الرَّجِمَ، وَلَا يَسَّ بَوَاهِنٍ وَلَا فِظٍ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا يَسْبِقُهُ بَطْرَةٌ،
وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ، وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ، وَلَا
يَقْتُرُ وَلَا يُبَدِّرُ وَلَا يُسْرِفُ، يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْجِمُ الْمَسَاكِينَ
نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ لَا يَرِغَبُ فِي
الدُّنْيَا وَلَا يَفْزَعُ مِنْ مَهَائِلِ النَّاسِ، لِلنَّاسِ هُمْ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ،
وَلَهُ هُمْ قَدْ شَغَلَهُ لَا يَرَى فِي حِلْمِهِ نَقْصٌ، وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ،

وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ، يُرْشِدُ مَنْ اسْتَشَارَهُ، وَيُسَاعِدُ مَنْ
سَاعَدَهُ، وَيَكْبَعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ، فَهَذِهِ صِفَةُ
الْمُؤْمِنِ-

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ میرے
لیے مومن کے اوصاف بیان فرمائیں؟
آپ نے فرمایا:

مومن دین میں قوی ہوتا ہے۔ دور اندیش اور نرم خو ہوتا ہے اور وہ
باایمان اور صاحب یقین ہوتا ہے۔ فہم دین کے لیے حریص ہوتا ہے اور
ہدایت پا کر خوشی محسوس کرتا ہے اور نیکی کے کاموں میں ثابت قدم ہوتا ہے اور
وہ صاحب علم و حلم ہوتا ہے اور وہ نرم خو، شکر گزار ہوتا ہے۔ راہ حق میں سخی ہوتا
ہے اور ثروت مندی اور دولت مندی کی حالت میں اعتدال کو برقرار رکھتا ہے
اور حالت فقر و غربت میں ظاہر داری کو بحال رکھتا ہے اور قوت و طاقت رکھنے
کی حالت میں معافی دینے والا ہوتا ہے اور خیر خواہی کی اطاعت کرتا ہے اور
خواہش و میلان کے باوجود حرام سے پرہیز کرتا ہے اور مخالفت نفس میں حریص
ہوتا ہے اور عین کام کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور شدائد میں بردبار اور
حوادث میں باوقار ہوتا ہے اور سختیوں میں صابر و راحت میں شاکر ہوتا ہے۔

وہ غیبت نہیں کرتا اور تکبر اور قطع رحمی نہیں کرتا۔ وہ کمزور ارادہ اور
بد اخلاق اور تند مزاج نہیں ہوتا۔ طغیانیاں اس سے سبقت نہیں کرتیں اور اس کا
شکم اسے رسوا نہیں کرتا اور وہ شرمگاہ کے تقاضوں سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور وہ

لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔ وہ کنجوسی نہیں کرتا اور فضول خرچی اور اسراف سے کام نہیں لیتا۔ وہ مظلوم کی مدد کرتا ہے اور مساکین پر رحم کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو رنج اور سختی میں رکھتا ہے مگر لوگ اس سے آسائش حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور اہل دنیا کے خطرات سے خوفزدہ نہیں ہوتا اور جب بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جب کہ وہ ہمیشہ فکر آخرت کے غم میں مشغول رہتا ہے۔

اس کی بردباری میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی اور اس کی رائے میں سستی نہیں ہوتی اور اس کے دین میں بربادی نظر نہیں آتی۔ جو اس سے مشورہ کرتا ہے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور جو اس کی مدد کرتا ہے وہ اس سے تعاون کرتا ہے اور وہ باطل، غلط گفتگو اور جہل و نادانی سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ مومن کے اوصاف ہیں۔

۵۵- مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ يَخَافُهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَذَلِكَ أَنَّهُ عَزِيزٌ فِي دِينِ اللَّهِ وَلَا يُخَافُ مِنْ شَيْءٍ، وَهُوَ عَلَامَةٌ كُلِّ مُؤْمِنٍ-

ابوالعلاء راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مومن وہ ہے جس سے ہر چیز ڈرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن دین خدا میں صاحب عزت ہوتا ہے۔ مومن کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

۵۶- اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ)

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَخْشَعُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِذَا كَانَ مُخْلِصًا قَلْبَهُ لِلَّهِ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى

هَوَامُّ الْأَرْضِ وَسَبَاعُهَا وَطَيْرُ السَّمَاءِ-

صفوان جمال راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ

کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

مومن کے لیے ہر چیز فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:

جب اس کا دل خدا کے لیے بااخلاص ہوتا ہے تو اللہ ہر چیز کے دل میں

اس کا رعب و دبدبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ زمین کے جانور، درندے اور

آسمانی پرندے تک بھی اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔

۵۷- اہل آسمان نور مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ السَّمَاءِ هَلْ يَرَوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

لَا يَرَوْنَ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ، لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورٍ كَنُورِ الْكَوَاكِبِ قِيلَ: فَهَمْ يَرَوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): لَا يَرَوْنَ نُورَهُ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

لِكُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسُ سَاعَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِيهَا-

عمار سا باطنی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا آسمان والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا:

وہ صرف مومنین کو دیکھتے ہیں کیونکہ طینت مومن کا تعلق ستاروں کی طرح نور سے ہے۔

پوچھا گیا کہ کیا وہ اہل زمین کو دیکھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں وہ ان کے اجسام کو نہیں دیکھ پاتے البتہ وہ اس

کے نور کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو شفاعت کرنے کے لیے پانچ گھنٹوں کا وقت دے گا۔

۵۸- مومن کے لیے خدائی امداد

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ زِيَادِ الْقَدِّيِّ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

كَفَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّهِ نُصْرَةً أَنْ يُرَى عَدُوَّهُ يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللَّهِ-

زیاد قندی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ کی طرف سے مومن کی مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں مصروف دیکھتا ہے۔

۵۹- حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں

(الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ)

أَبِي رَجَمَةَ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ

۶۱- خدا کی سنت، نبی کی سنت اور ولی کی سنت

(الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالسِّتُونَ)

أَبِي رَجَمَهُ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ
الْحَارِثِ بْنِ الدِّهَاتِ مَوْلَى الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا الْحَسَنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ:

لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ:
سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ، وَ سُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَ سُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ فَأَمَّا
السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَيَكْتُمَانُ سِرَّهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

”عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنْ ارْتَضَى

مِنْ رَسُولٍ“

وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
أَمَرَ نَبِيَّهِ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ:

”خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ“
وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبِاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ فَإِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ”وَالصَّابِرِينَ فِي الْبِاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ“-

امام علی رضا علیہ السلام کے غلام حارث بن دھات کا بیان ہے کہ امام
علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

ایمان کا دعویٰ ہر شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ فِيهِ الشُّحُّ وَالْحَسَدُ وَالْجُبْنُ، وَلَا يَكُونُ
الْمُؤْمِنُ جَبَانًا وَلَا شَحِيحًا وَلَا حَرِيصًا-

حارثی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جس شخص میں بخل، حسد اور بزدلی ہو تو وہ مومن نہیں ہے۔ اور مومن
بزدل، بخیل اور حریص نہیں ہوتا۔

۶۰- مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے

(الْحَدِيثُ السِّتُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى الْعَطَّارُ..... عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:
الْمُؤْمِنُ أَصْدَقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ سَبْعِينَ مُؤْمِنًا عَلَيْهِ-

ایک جماعت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ
نے فرمایا:

ایک مومن اپنی ذات کے خلاف دوسرے ستر مومنین سے بھی زیادہ سچا
ہوتا ہے۔

اس میں تین خصالتیں نہ پائی جائیں۔ اس میں ایک رب کی سنت ہونی چاہیے اور ایک نبی کی سنت ہونی چاہیے اور ایک اس کے ولی یعنی امام کی سنت ہونی چاہیے۔ اللہ کی سنت راز کا چھپانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے مگر جس رسول کو پسند کر لے اور نبی کی سنت لوگوں سے مدارات سے پیش آنا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کو لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے: ”آپ عفو و درگزر اپنائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ پھیر لیں۔“

امام کی روش جنگ کے ایام اور فقر و تنگدستی میں صبر کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: وہ جنگ اور فقر کی سختیوں میں صبر کرنے والے ہیں۔

۶۲- فرشتے اعمال لکھتے ہیں

(الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالسُّتُونَ)

أَبِي رَجْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّائِحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ أَبِيهِ

قَالَ:

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَائِكِينَ يَعْلَمَانِ الذَّنْبَ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ بِالْحَسَنَةِ؟

قَالَ: فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَفْرِيحُ الْكَيْفِ وَالطَّيِّبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ؟

قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): الْعَبْدُ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفْسَهُ طَيِّبُ الرِّيحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ:

قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ، فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ، وَرِيقُهُ مَدَادَهُ، فَيُثَبَّتُهَا لَهُ، وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفْسَهُ مُتْنِ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ قِفْ، فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مَدَادَهُ فَيُثَبَّتُهَا عَلَيْهِ.

عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا جب کوئی انسان نیکی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا اس پر مامور فرشتوں کو پتہ چل جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا: کیا تیرے نزدیک خوشبو اور بدبودونوں یکساں ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے خوشبودار سانس برآمد ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ بائیں ہاتھ والے سے کہتا ہے: رک جاؤ۔ اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جب کوئی شخص نیکی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا لعاب دہن سیاہی

بن جاتا ہے اور وہ اسے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔

اور جب کوئی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو برآمد ہوتی ہے۔ بائیں ہاتھ والا فرشتہ دائیں ہاتھ والے فرشتے سے کہتا ہے: رک جاؤ۔ اس نے برائی کا ارادہ کر لیا ہے اور جب وہ برائی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم اور اس کا لعاب دہن سیاہی بن جاتا ہے اور وہ اس کے عمل کو لکھ دیتا ہے۔

۶۳- مومن کے شب و روز

(الْحَدِيثُ الثَّلَاثُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الدِّيْنَوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:

لَمَّا قَدِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْبَصْرَةَ بَعْدَ قِتَالِ أَهْلِ الْجَمَلِ دَعَاهُ الْأَخْنَفُ بْنُ قَيْسٍ وَاتَّخَذَ لَهُ طَعَامًا فَبَعَثَ إِلَيْهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَإِلَى أَصْحَابِهِ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ:

يَا أَخْنَفُ! أَدْعُ لِي أَصْحَابِي، فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مُتَخَشِعُونَ كَانَتْهُمْ شِنَانٌ بَوَالِي، فَقَالَ الْأَخْنَفُ بْنُ قَيْسٍ!

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا هَذَا الَّذِي نَزَلَ بِهِمْ؟ أَمِنْ قَلَّةِ الطَّعَامِ؟ أَوْ مِنْ هَوْلِ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) لَا يَا

أَخْنَفُ! إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَحَبُّ أَقْوَامَاتِنَسَكُوا لَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا تَنَسُّكَ مَنْ هَجَمَ عَلَيَّ مَا عَلِمَ مِنْ قُرْبِهِمْ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُشَاهِدُوهَا فَحَمَلُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَيَّ مَجْهُودِهَا، وَكَانُوا إِذَا ذَكَرُوا صَبَاحَ يَوْمِ الْعَرْضِ عَلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ تَوَهَّمُوا خُرُوجَ عُنُقِي يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ، يَخْشُرُ الْخَلَائِقَ إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، كِتَابٌ بَيِّنٌ وَفِيهِ عَلَيَّ رُؤُوسُ الْأَشْهَادِ فَضَائِحُ ذُنُوبِهِمْ، فَكَادَتْ أَنْفُسُهُمْ تَسِيلُ سَيْلَانًا أَوْ تَطِيرُ قُلُوبُهُمْ بِأَجْنِحَةِ الْخَوْفِ طَيْرَانًا، وَتُفَارِقُهُمْ عُقُولُهُمْ إِذَا غَلَّتْ بِهِمْ مَرَاجِلُ الْمَجْرَدِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ غَلِيَانًا، فَكَانُوا يُجِنُّونَ حَيْنِينَ الْوَالِي فِي دُجَى الظُّلَمِ، وَكَانُوا يَفْجَعُونَ مِنْ خَوْفِ مَا أَوْقَفُوا عَلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ، فَمَضُوا ذُبُلَ الْأَجْسَامِ حَزِينَةً قُلُوبُهُمْ، كَالِحَةِ وَجُوهُهُمْ، ذَابِلَةَ شِفَاهِهِمْ، خَامِصَةَ بَطُونِهِمْ، تَرَاهُمْ سُكَارَى سُمَّارَ وَخَشَةَ اللَّيْلِ، مُتَخَشِعُونَ كَانَتْهُمْ شِنَانٌ بَوَالِي، قَدْ أَخْلَصُوا لِلَّهِ أَعْمَالَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً، فَلَمْ تَأْمَنْ مِنْ فَرَعِهِ قُلُوبُهُمْ بَلْ كَانُوا كَمَنْ حَرَسُوا قِبَابَ خَرَاجِهِمْ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ فِي لَيْلَتِهِمْ وَقَدْ نَامَتِ الْعُيُونُ وَهَدَّاتِ الْأَصْوَاتُ وَ سَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ مِنَ الطَّيْرِ فِي الْوُكُورِ وَقَدْ نَهَنَهُمْ هَوْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْوَعِيدُ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: "أَفَأَمَّنْ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ

تَأْتِيهِمْ بِأَسْنَا بَيَّاتَا وَهُمْ نَائِمُونَ“
 فَاسْتَيْقَظُوا لَهَا فَرِعِينَ، وَقَامُوا إِلَى صَلَاتِهِمْ مَعُولِينَ،
 بَاكِينَ تَارَةً وَأُخْرَى مُسَبِّحِينَ، يَبْكُونَ فِي مُحَارِبِهِمْ وَيَرْنُونَ
 يَصْطَفُونَ لَيْلَةَ مُظْلِمَةً بِهِمَا يَبْكُونَ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ
 فِي لَيْلَتِهِمْ قِيَامًا عَلَى اطْرَافِهِمْ، مُنْحَنِيَةً ظُهُورُهُمْ، يَتَلَوْنَ
 أَجْزَاءَ الْقُرْآنِ لِصَلَاتِهِمْ، قَدْ اشْتَدَّتْ أَعْوَالِهِمْ وَنَحِيبُهُمْ
 وَزَفِيرُهُمْ، إِذَا زَفَرُوا خِلَّتِ النَّارُ قَدْ أَخَذَتْ مِنْهُمْ إِلَى
 حَلَاقِيهِمْ وَإِذَا أَعْوَلُوا حَسِبْتَ السَّلَاسِلَ قَدْ صَفَدَتْ فِي
 أَعْنَاقِهِمْ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ فِي نَهَارِهِمْ إِذَا لَرَأَيْتَ قَوْمًا يَمْشُونَ
 عَلَى الْأَرْضِ وَيَقُولُونَ لِلنَّاسِ حُسْنًا“ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ
 الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا“، ”وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا“ قَدْ
 قَيَّدُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ التُّهْمَاتِ، وَأَبْكُمُوهَا السِّتْمَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا
 فِي أَعْرَاضِ النَّاسِ، وَسَجَّمُوا أَسْمَاعَهُمْ أَنْ يَلْحَهَا خَوْضُ
 خَائِضٍ، وَكَحَلُّوا أَبْصَارَهُمْ بِغَضِّ الْبَصْرِ مِنَ الْمَعَاصِي،
 وَانْتَحَوْا دَارَ السَّلَامِ الَّتِي مَنْ دَخَلَهَا كَانَ آمِنًا مِنَ الرَّيْبِ
 وَالْأَحْزَانِ فَلَعَلَّكَ يَا أَحْنَفُ، شَغَلَكَ نَظْرُكَ إِلَى الدُّنْيَا عَنْ
 الدَّارِ الَّتِي خَلَقَهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ لَوْلُؤَةٍ بِيضَاءٍ فَشَقَّقَ فِيهَا
 أَنْهَارَهَا وَكَسَبَهَا بِالْعَوَاتِقِ مِنْ حُورِهَا، ثُمَّ أَسْكَنَهَا أَوْلِيَاءَهُ

وَأَهْلَ طَاعَتِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ، وَقَدْ قَدِمُوا عَلَى
 زِيَادَاتِ رَبِّهِمْ سُبْحَانَهُ، فَإِذَا ضَرَبْتَ جَنَائِبَهُمْ صَوْتَتْ
 رَوَاجِلُهُمْ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعْ السَّامِعُونَ بِأَحْسَنَ مِنْهَا،
 وَأَظْلَمَتْهُمْ غَمَامَةٌ فَاْمَطَرَتْ عَلَيْهِمُ الْمِسْكَ وَالزَّرْعَفَرَانَ،
 وَصَهَلَتْ خِيُولُهَا بَيْنَ أَغْرَاسِ تِلْكَ الْجَنَانِ، وَتَخَلَّتْ بِهِمْ
 نُوقُهُمْ بَيْنَ كُتُبِ الزَّرْعَفَرَانَ، وَيَتَطَأَمُنُّ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ
 اللُّوْلُؤُ وَالْمَرْجَانَ، وَاسْتَقْبَلْتَهُمْ قَهَارَتُهَا بِمَنَابِرِ الرِّيْحَانِ
 وَهَاجَتْ لَهُمْ رِيْحٌ مِنْ قِبَلِ الْعَرْشِ فَنَشَرَتْ عَلَيْهِمُ الْيَاسَمِينَ
 وَالْأَقْحُوَانَ وَذَهَبُوا إِلَى بَابِهَا فَيَفْتَحُ لَهُمُ الْبَابَ رِضْوَانًا، ثُمَّ
 يَسْجُدُونَ لِلَّهِ فِي فِنَاءِ الْجَنَانِ، فَقَالَ لَهُمُ الْجَبَّارُ أَرْفَعُوا
 رُؤُوسَكُمْ فَإِنِّي قَدْ رَفَعْتُ عَنْكُمْ مُؤَنَةَ الْعِبَادَةِ وَأَسْكَنْتُكُمْ
 جَنَّةَ الرِّضْوَانِ، فَإِنْ فَاتَكَ يَا أَحْنَفُ مَا ذَكَرْتُ لَكَ فِي صَدْرِ
 كَلَامِي لِتُتْرَكَ فِي سَرَابِيلِ الْقَطِرَانَ، وَلَتَطُوفَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
 حَمِيمِ أَنْ، وَلَتَسْقِينَ شَرَابًا حَارًّا الْغَلِيَانَ، فَكُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّارِ
 مِنْ صُلْبٍ مَحْطُومٍ وَوَجْهِ مَهْشُومٍ، وَمُشَوِّهِ مَضْرُوبٍ عَلَى
 الْخُرْطُومِ، قَدْ أَكَلَتِ الْجَامِعَةَ كَفَّهُ، وَالتَّحَمَ الطُّوقُ بَعْنَقِهِ، فَلَوْ
 رَأَيْتَهُمْ يَا أَحْنَفُ يَنْحَدِرُونَ فِي أَوْدِيَّتِهَا وَيَصْعَدُونَ جِبَالِهَا،
 وَقَدْ الْبَسُوا الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْقَطِرَانَ، وَأَقْرِنُوا مَعَ فُجَّارِهَا

وَشَيَاطِينِهَا وَإِذَا اسْتَعَاثُوا بِأَسْوَىٰ أَخِذٍ مِنْ حَرِيقِ شَدَّةٍ عَلَيْهِمْ عَقَارِبُهَا وَحَيَاتُهَا، وَلَوْ رَأَيْتَ مُنَادِيًا يُنَادِي وَهُوَ يَقُولُ:

يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا وَيَا أَهْلَ خُلِيِّهَا وَحُلَلِهَا خَلِدُوا فَلَا مَوْتَ، فَعِنْدَهَا يَنْقَطِعُ رَجَاؤُهُمْ وَتَغْلُقُ الْأَبْوَابُ وَتَنْقَطِعُ بِهِمْ الْأَسْبَابُ، فَكُمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ شَيْخٍ يُنَادِي وَاشْيَبْتَاهُ، وَكُمْ مِنْ شَابٍ يُنَادِي وَاشْبَابَاهُ، وَكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تُنَادِي وَافْضِيحَتَاهُ، هَتِكْتُ عَنْهُمْ السُّتُورَ فَكُمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ مَغْمُوسٍ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا مَحْبُوسٌ، يَا لَكَ غَمْسَةَ الْبَسْتِكَ بَعْدَ لِبَاسِ الْكُتَّانِ، وَالْمَاءِ الْمُبَرَّدِ عَلَى الْجُدْرَانِ، وَأَكَلَ الطَّعَامَ الْوَانَا بَعْدَ الْوَانِ، لِبَاسًا لَمْ يَدَعْ لَكَ شَعْرًا نَاعِمًا إِلَّا بَيْضَهُ، وَلَا عَيْنًا كُنْتَ تُبْصِرُ بِهَا إِلَى حَبِيبٍ إِلَّا فَقَاهَا، هَذَا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُجْرِمِينَ وَذَلِكَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُتَّقِينَ۔

حضرت محمد بن حنفیہ راوی ہیں کہ جنگِ جمل کے بعد امیر المومنین علیہ السلام بصرہ تشریف لائے تو احنف بن قیس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس نے آپ کو بلایا۔ جب آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے احنف سے فرمایا کہ میرے دوستوں کو بلاؤ۔

چنانچہ احنف کے بلانے پر خشوع و خضوع رکھنے والی ایک جماعت

داخل ہوئی اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے ان کے اجسام خشک مشکوں کی طرح سے ہو چکے تھے۔

احنف بن قیس نے عرض کیا: امیر المومنین! ان کی یہ حالت کیوں ہو گئی ہے؟ کیا خوراک کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے یا جنگ کے خوف سے کمزور پڑ گئے ہیں؟

آپ نے فرمایا: احنف! ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دار دنیا میں ایک گروہ کو اپنا محبوب بنایا ہے اور خدا کے محبوب افراد خدا کے لیے اس طرح سے عبادت کرتے ہیں جیسے انہیں قیامت کے مشاہدہ سے قبل قرب قیامت کا علم ہو چکا ہو اور انہوں نے اس کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہو۔ اور جب انہیں خدا کے حضور پیش ہونے کے دن کی یاد آتی ہے تو وہ گمان کرتے ہیں کہ آتش دوزخ کا ایک شعلہ نکل کر مخلوقات کو خدا کے سامنے جمع کر رہا ہے اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں نامہ اعمال پکڑا دیئے جائیں گے اور جہان کے سامنے انہیں رسوا کیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کی جانیں پگھلنے کو آ جاتی ہیں اور ان کے دل خوف کے پد لگا کر اڑنے کو آ جاتے ہیں اور جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے حضور تنہا پیش ہوں گے تو جوش مارتی ہوئی دیگ کی طرح سے جوش و خروش میں آ جاتے ہیں اور ان کی عقل ان سے جدا ہونے کو آ جاتی ہے اور وہ لوگ تاریکی شب میں کسی حیران و سرگردان کی طرح سے نالہ و فریاد کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے نفوس کو جس خوف سے آگاہ کیا ہے اس کی وجہ سے درد و الم کشید کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ دنیا میں اسی احساس کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ان کے دل غمگین ان کے چہرے دگرگوں ان کے ہونٹ خشک اور

ان کے شکم تہی ہوتے ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ گویا وہ نشے میں ہیں اور وحشت شب سے پیار کرتے ہیں اور وہ خدا کے سامنے یوں متواضع ہیں گویا کہ بوسیدہ مشکلیں ہوں۔ انہوں نے اپنے ظاہری و باطنی اعمال کو خدا کے لیے خالص کیا ہے۔ ان کے دل خوفِ خدا سے مطمئن نہیں ہیں۔ ان کی حالت سلاطین کی بارگاہ کے نگہبانوں جیسی ہے (جو کہ ہر وقت ہوشیار رہتے ہیں)

اور اگر تم انہیں رات کے وقت دیکھو جب لوگوں کی آنکھیں سوچکی ہوں، صدائیں خاموش ہو چکی ہیں اور پرندوں کے آشیانوں پر بھی سکوت طاری ہو تو تم دیکھو گے قیامت کی ہولناکیوں اور وعید الہی نے ان کی آنکھوں سے نیند چھین لی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اسی کو مد نظر رکھ کر وہ خوفزدہ ہو کر بیدار ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی وہ رو رہے ہوتے ہیں اور کبھی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محرابِ عبادت میں گریہ کرتے ہیں اور نالہ و فریاد کرتے ہیں اور تاریک و خاموش راتوں میں صفیں بنا کر خدا کے حضور روتے ہیں۔

احنف! اگر تم رات کے وقت جب وہ عبادت میں کھڑے ہوں، انہیں دیکھ سکو تو تم یہ دیکھو گے کہ ان کی پشت (رکوع میں) خم ہوگی اور اپنی نماز میں قرآن کے اجزاء کی تلاوت میں وہ تمہیں مصروف دکھائی دیں گے اور اس عالم میں ان کے گریہ و فریاد اور نالوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور جب وہ سانس لیں گے تو تم یہ سمجھو گے کہ آگ نے ان کے حلق کو پکڑ رکھا ہے اور جب ان کی صدائے گریہ بلند ہوتی ہے تو تم اس کے متعلق یہ تصور کرو گے کہ ان کی گردنیں

خفتی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔

اور جب تم انہیں دن میں دیکھو گے تو تمہیں وہ پروقار طریقہ سے زمین پر چلتے ہوئے دکھائی دیں گے اور لوگوں سے اچھی گفتگو کر رہے ہوں گے۔ اور جب جاہل انہیں خطاب و عتاب کرتے ہیں تو وہ نرمی و مدارات سے انہیں جواب دیتے ہیں اور جب ان کا گزر کسی لغو اور بے فائدہ چیز کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ شریفانہ انداز سے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے قدموں کو تہمت (کے مقامات) سے روکا ہوا ہے۔ اور لوگوں کی آبروریزی سے انہوں نے اپنی زبانوں کو گونگا بنا لیا ہے اور ہر بات کرنے والا جب اپنی بات کو ان کے کانوں میں گھسیڑنا چاہے تو انہوں نے اپنے کانوں کو بہرا بنا لیا ہے اور انہوں نے اپنی آنکھوں کو گناہوں سے چشم پوشی کا سرمہ لگایا ہوا ہے اور انہوں نے سلامتی کی اس سرائے کا قصد کیا ہوا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے اسے شک و اندوہ سے نجات مل جاتی ہے۔

احنف! معلوم ہوتا ہے تمہاری نظر اس دار دنیا میں ہی ٹک گئی ہے اور تم نے اس دنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے پیدا کیا ہے اور اس میں اس نے نہریں جاری کی ہیں اور جوان حوروں سے اسے پُر کیا ہے اور اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کو اسی میں رہائش دی ہے۔

احنف! کاش تمہیں بھی چشم تصور سے وہ منظر دکھائی دیتا جب اہل اطاعت اپنے پروردگار کی وسیع نعمات پر وارد ہوں گے جب وہ جانے کا ارادہ کریں گے تو اس وقت ان کی سواریاں ایسی آوازیں نکالیں گی کہ اس سے بہتر آواز کسی سننے والوں نے کبھی سنی تک نہ ہوگی۔ اس وقت ایک بادل ان پر سایہ

ہوں گے اور آتشیں پہاڑوں پر کیسے چڑھ رہے ہوں گے اور انہیں قطران کا لباس پہنایا جا چکا ہوگا۔ اور انہیں بدکاروں اور شیاطین کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں باندھا گیا ہوگا اور جب وہ دہکتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے بری طرح سے فریاد کریں گے تو ان پر دوزخ کے بچھو اور سانپ حملہ کر دیں گے۔

کاش! تم یہ آواز بھی سنتے جب منادی ندا دے کر کہے گا:

اے اہل جنت و نعیم اور اے جنت کے لباس و زیورات پہننے والو! اب تم ہمیشہ رہو گے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ آواز سن کر اہل دوزخ کی ناامیدی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور ان کی تمام امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور رحمت الہی کے تمام دروازے ان کے لیے بند ہو جائیں گے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے چیخ کر کہہ رہے ہوں گے۔ ہائے میرا بڑھا پا اور کئی جوان چیخ کر کہیں گے ہائے میری جوانی! اور کئی عورتیں آواز دے کر کہیں گی: ہائے میری رسوائی۔ ان پر پڑے ہوئے پردے ان سے ہٹائے جائیں گے۔ اس دن کتنے ہی گناہ گار دوزخ کے طبقات میں قیدی بنائے جائیں گے۔ اس لباس دوزخ کی وجہ سے ہلاکت ہے جو تیرے تمام بدن پر چڑھا دیا جائے گا جب کہ دنیا میں تو تو نرم و ملائم لباس پہنا کرتا تھا۔ اور دنیا میں تو ٹھنڈے پانی اور دیواروں کے زیر سایہ بیٹھنے کا عادی تھا اور انواع و اقسام کے طعام کھایا کرتا تھا۔ پھر تجھے ایسا لباس دیا جائے گا جو تیرے ہر نرم و نازک بال کو سفید کرے گا اور جن آنکھوں سے تو اپنے دوستوں کو دیکھتا تھا وہ نگاہیں اندھی کر دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے لیے یہ کچھ آمادہ کیا ہے اور متقین کے لیے یہ

کچھ تیار کیا ہے۔

کرے گا اور وہ ان پر مشک و زعفران کی بارش برسائے گا۔ ان کے گھوڑے ان باغات کے پودوں میں ہنہنائیں گے اور ان کی جنتی اونٹنیاں انہیں زعفران کے ٹیلوں سے لے کر گزر رہی ہوں گی اور وہ در و مرجان ان کے پاؤں میں پامال ہو رہے ہوں گے۔ اور جنت کے خدام گلوں کے بڑے بڑے دستے بنا کر ان کا استقبال کر رہے ہوں گے اور عرش کی جانب سے نسیم ملائم چلے گی اور وہ ان پر یاسمین اور بابونہ کے گلوں کو نچھاور کرے گی اور وہ دروازہ جنت پر جائیں گے تو رضوان ان کے لیے دروازہ کھولے گا پھر وہ در بہشت کے آستانہ پر خدا کے لیے سجدہ کریں گے۔ اس وقت خدائے جبار ان سے فرمائے گا:

اپنے سروں کو بلند کرو۔ میں نے عبادت کی زحمت تم سے اٹھالی ہے اور میں نے تمہیں جنت رضوان میں رہائش دی ہے۔

احنف! یاد رکھو اگر تم نے میری مذکورہ گفتگو کو جو میں نے ابتدا میں تم سے کی ہے بھلا دیا تو تمہیں قطران کے پیراہن پہنا دیے جائیں گے۔ (قطران) اس سیاہ اور بدبودار پیپ کو کہا جاتا ہے جو خارشتی اونٹوں کے جسم سے نکلتی ہے) تجھے دوزخ کے طبقات اور دوزخ کے گرم پانی کے درمیان چکر لگانا پڑیں گے اور تجھے انتہائی سخت گرم پانی پلایا جائے گا۔

ہائے اس دن دوزخ میں بہت سی ٹوٹی ہوئی پشتیں اور تباہ چہرے ہوں گے اور جلنے کی وجہ سے انتہائی بد صورت چہرے وہاں موجود ہوں گے اور حالت یہ ہوگی کہ طوق و سلاسل ان کی منھیوں کو کھانچے ہوں گے اور آتشیں طوق ان کی گردنوں سے پیوست ہوں گے۔

احنف! کاش تم دیکھ سکتے کہ وہ دوزخ کی دادیوں میں کیسے گر رہے

۶۳۔ بہتر لوگ

(الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَجِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، قَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا وَاسْتَغْفَرُوا، وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَإِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا۔

محمد بن مسلم اور دوسرے رواۃ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے اپنے آباءے طاہرین کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ رسول خدا سے پوچھا گیا کہ خدا کے بہترین بندے کون ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ خدا کے بہترین بندے ہیں جب بھلائی کریں تو خوشی محسوس کریں اور اگر برائی سرزد ہو تو خدا سے مغفرت طلب کریں اور جب انہیں کچھ عطا ہو تو شکر بجالائیں اور جب آزمائش میں مبتلا ہوں تو صبر کریں اور جب غصہ میں ہوں تو معاف کر دیں۔

۶۵۔ دوستی و دشمنی خدا کے لیے

(الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسْتَرِيُّ رَجِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ:

يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَحَبَّ فِي اللَّهِ، وَأَبْغَضَ فِي اللَّهِ، وَوَالٍ فِي اللَّهِ، وَعَادٍ فِي اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَنَالُ وَلَا يَتَهُ إِلَّا بِذَلِكَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ، وَقَدْ صَارَتْ مُوَاخَاةُ النَّاسِ يَوْمَكُمْ هَذَا أَكْثَرَهَا فِي الدُّنْيَا، عَلَيْهَا يَتَوَادُّونَ، وَعَلَيْهَا يَتَبَاغَضُونَ وَذَلِكَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ أِنِّي قَدْ وَالَيْتُ وَعَادَيْتُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ وَلِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أُوَالِيَهُ وَمَنْ عَادُوهُ حَتَّى أُعَادِيَهُ؟ فَأَشَارَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا؟ فَقَالَ: بَلَى، فَقَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلِيُّ هَذَا وَلِيُّ اللَّهِ فَوَالِيهِ

اسے دیکھ رہے ہو؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: اس کا دوست اللہ کا دوست ہے۔ تم اس سے دوستی رکھو اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اس سے دشمنی رکھو اور اس کے دوست سے دوستی رکھو اگرچہ وہ تیرے والد اور تیرے بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھو اگرچہ وہ تیرا باپ اور تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۶۶- اہل دین کی علامات

(الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْبِسْتُونَ)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِذْرِيسَ رَجَمَهُ اللَّهُ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ آبَائِهِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) قَالَ:

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عِلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا، صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَآدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ، وَصِلَةُ الرَّجِيمِ، وَرَحْمَةُ الضُّعَفَاءِ، وَقِلَّةُ الْمُؤَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسَعَةُ الْخَلْقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ، وَمَا يُقَرِّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَأَبٍ وَطُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ أَضْلَاهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِي دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةٌ

وَعَدُوُّ هَذَا عَدُوُّ اللَّهِ فَعَادِيهِ، وَوَالٍ وَلِيٌّ هَذَا، وَلَوْ أَنَّهُ قَاتِلُ أَبِيكَ وَوَلَدِكَ، وَعَادٍ عَدُوٌّ هَذَا وَلَوْ أَنَّهُ أَبُوكَ وَوَلَدُكَ-

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آباءِ طاہرین کی سند سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپ نے ایک دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا:

اے بندۂ خدا! اللہ کے لیے محبت رکھو اور اللہ کے لیے بغض رکھو اور اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے دشمنی رکھو کیونکہ اس طریقہ کے علاوہ تمہیں خدا کی دوستی نصیب نہیں ہو سکے گی اور اس کے بغیر انسان ایمان کا ذائقہ محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اس کے پاس نماز روزہ خواہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور آج دنیا میں لوگ دنیا کی خاطر ہی ایک دوسرے کے بھائی بن رہے ہیں اور دنیا کے لیے وہ ایک دوسرے سے مودت رکھتے ہیں اور دنیا کے لیے ہی ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہیں اور یہ چیز انہیں خدا سے کچھ بھی بچا نہیں سکے گی۔

راوی نے رسول خدا سے عرض کیا:

یا رسول اللہ! مجھے یہ بات کیسے معلوم ہوگی کہ میں نے خدا کے لیے دوستی کی ہے اور خدا کے لیے دشمنی کی ہے؟ آپ ہی بتائیں کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں محبت رکھوں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں عداوت رکھوں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف

اشارہ کر کے فرمایا:

شَيْسٍ إِلَّا آتَاهُ ذَلِكَ الْغَضْنَ بِهِ، وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجَدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهَا، وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَغْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا، أَلَا فِي هَذَا فَارُغِبُوا- إِنَّ الْمُؤْمِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ، يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا هَكَذَا فَكُونُوا-

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے اپنے آباء طاہرین کی سند سے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا:

اہل دین کی کچھ علامات ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے:

- ۱- راست گوئی ۲- ادائیگی امانت ۳- عہد و پیمان کا پورا کرنا ۴- صلہ رحمی ۵- کمزوروں پر رحم کرنا ۶- عورتوں سے کم سے کم آمیزش رکھنا ۷- دوسروں سے بھلائی کرنا ۸- حُسنِ اخلاق ۹- کشادہ روئی سے پیش آنا ۱۰- علم کی پیروی کرنا ۱۱- ایسے امور کا بجالانا جو قرب خداوندی کا ذریعہ ہوں۔

ایسے ہی لوگوں کے لیے بشارت اور بہتر بازگشت ہے۔ اور ان کے لیے وہ شجرہ طوبیٰ ہے جس کی جڑ نبی اکرم کے گھر میں ہوگی اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہوگی اور مومن جس بھی چیز کی خواہش کرے گا وہ شاخ اس کی مطلوبہ چیز اس کے سامنے پیش کر دے گی اور درخت طوبیٰ کا سایہ اتنا دراز ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک بھی اس کے زیر سایہ سفر کرے تو بھی

وہ اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا اور اگر کوئی کو اس کے نیچے سے پرواز کرے تو کو ابوڑھا ہو کر گر جائے گا مگر اس کے آخری حصہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح کی نعمت کے لیے رغبت کرو۔

یاد رکھو! مومن کا نفس اس کے اپنے لئے ہی مشغول رہتا ہے جب کہ لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو مومن اپنے چہرے کو اللہ کے لیے بچھا دیتا ہے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنے خالق سے آتش دوزخ سے نجات حاصل کرنے کے لیے مناجات کرتا ہے۔ خبردار تم بھی ایسے ہی بنو۔

۶۷- مکارمِ اخلاق

(الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَاُمْتَحِنُوا أَهْسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا، فَذَكَرَ هَا عَشْرَةَ:

الْيَقِينِ، وَالْقَنَاعَةَ، وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ، وَحُسْنَ

الْخَلْقِ، وَالسَّخَاءِ، وَالغَيْرَةِ، وَالشَّجَاعَةَ، وَالْمُرُوَّةَ-

عبداللہ بن مسکان راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکارم اخلاق سے مخصوص کیا۔ مکارم اخلاق کے لیے تم بھی اپنے آپ کو آزما کر دیکھو۔ اگر تمہارے اندر وہ موجود ہوں تو خدا کی حمد بجلاؤ اور اس کے اضافہ کے لیے خدا سے درخواست کرو۔

پھر آپ نے ان کی تعداد دس بیان فرمائی جو کہ یہ ہیں:

- ۱- یقین ۲- قناعت ۳- صبر ۴- شکر ۵- حلم ۶- حسن اخلاق ۷- سخاوت ۸- غیرت ۹- شجاعت ۱۰- جوانمردی۔

۶۸- عقیدہ مومن

(الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ:

دَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَلَمَّا أَبْصَرَنِي قَالَ لِي:

مَرَحَبًا بِكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، أَنْتَ وَلِيِّنَا حَقًّا، قَالَ:

فَقُلْتُ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ دِينِي، فَإِنْ كَانَ مَرُضِيًّا أَثْبُتُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: هَاتِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ

تَعَالَى وَاحِدٌ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدِيثِ حَدِّ الْإِبْطَالِ، وَحَدِّ التَّشْبِيهِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُورَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّورِ، وَخَالِقُ الْأَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَا لِكَهْ وَجَاعِلُهُ وَمُحَدِّثُهُ، وَإِنَّهُ حَكِيمٌ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيحَ وَلَا يُخَلِّ بِالْوَاجِبِ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ شَرِيعَتَهُ خَاتِمَةُ الشَّرَائِعِ لَا شَرِيعَةَ بَعْدَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأَقُولُ إِنَّ الْإِمَامَ وَالْخَلِيفَةَ وَوَلِيَّ الْأَمْرِ بَعْدَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ أَنْتَ يَا مَوْلَايَ (فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَمِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِي وَكَيْفَ النَّاسُ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ:

وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِأَنَّهُ لَا يُرَى شَخْصُهُ وَلَا يَجِلُّ ذِكْرُهُ

بِاسْمِهِ حَتَّى يَخْرُجَ فَيَمْلَأَ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، قَالَ: فَقُلْتُ:

أَقْرَرْتُ، وَأَقُولُ إِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللَّهِ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللَّهِ،

وَطَاعَتَهُمْ طَاعَةَ اللَّهِ، وَمَعْصِيَتَهُمْ، مَعْصِيَةَ اللَّهِ وَأَقُولُ إِنَّ
الْمِعْرَاجَ حَقٌّ، وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ،
وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيزَانَ حَقٌّ، وَإِنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَقُولُ إِنَّ
الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوَلَايَةِ الصَّلَاةَ، وَالزَّكَاةَ، وَالصَّوْمَ،
وَالْحَجَّ، وَالْجِهَادَ، وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ،
وَحُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، فَقُلْتُ: هَذَا دِينِي وَمَذْهَبِي وَعَقِيدِي وَ
يَقِينِي قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)
يَا أَبَا الْقَاسِمِ، هَذَا وَاللَّهِ دِينُ اللَّهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهِ، فَاثْبُتْ
عَلَيْهِ ثَبَّتَكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

حضرت عبدالعظیم حسنی کا بیان ہے کہ میں آقا و مولا امام علی نقی علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کی مجھ پر نگاہ پڑی تو فرمایا:
ابوالقاسم! خوش آمدید! آپ ہمارے سچے دوست ہیں۔
میں نے عرض کیا: فرزند رسول! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا
چاہتا ہوں اگر وہ صحیح ہو تو میں مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔
آپ نے فرمایا: پیش کرو۔

میں نے عرض کیا: میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کی کوئی
مثال نہیں ہے اور وہ ابطال اور تشبیہ کی دونوں سرحدوں سے باہر ہے۔ اور وہ
نہ تو جسم ہے اور نہ صورت ہے اور نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے بلکہ وہ اجسام کا

ایجاد کنندہ ہے اور صورتوں کی تصویر کشی کرنے والا ہے اور وہ تمام اعراض و
جوہر کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا رب اور مالک اور خالق اور ایجاد کنندہ ہے۔
وہ صاحب حکمت ہے اور وہ فعل قبیح بجا نہیں لاتا اور فعل واجب کو ترک نہیں
کرتا۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ
کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں اور قیامت کے دن تک
ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے۔ اس
کے بعد روز قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ رسول خدا کے بعد امام اور خلیفہ اور ولی امر
حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی بن الحسین، حضرت محمد بن
علی، حضرت جعفر بن محمد، حضرت موسیٰ بن جعفر، حضرت علی بن موسیٰ، حضرت محمد
بن علی علیہم السلام اور پھر آپ ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا حسن (عسکری)
امام ہے اور اس کے بعد اس کے جانشین کے وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟
میں نے عرض کیا: مولا! وہ کیسے؟
آپ نے فرمایا:

وہ اس لیے کہ وہ لوگوں کو دکھائی نہ دے گا اور ان کے خروج تک ان کا
نام لینا جائز نہ ہوگا اور جب وہ خروج کرے گا تو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو
عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

میں نے کہا: میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان

کا دوست اللہ کا دوست ہے اور ان کا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ معراج حق ہے، سوال قبر حق ہے، جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور صراط حق ہے، میزان حق ہے۔ قیامت آکر رہے گی اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ اہل قبور کو زندہ کرے گا۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ عقیدہ ولایت کے بعد نماز، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور حقوق والدین کی ادائیگی فرض ہے اور یہ میرا دین، میرا مذہب اور میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جو کہ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالقاسم! خدا کی قسم یہ وہی دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے۔ تم اسی پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں قول ثابت کے صدقہ میں تمہیں اس پر ثابت رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۹- چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں

(الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالسِّتُونَ)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ):

لَيْسَ مِنْ شِيَعَتِنَا مَنْ أَنْكَرَ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ:

الْمِعْرَاجَ وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ، وَخَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالشَّفَاعَةَ۔

عمارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:

۱- معراج (رسول) ۲- قبر میں (نکیرین کے) سوالات ۳- جنت و

دوزخ کی تخلیق ۴- شفاعت۔

۷۰- معراج کا منکر رسول خدا کا منکر ہے

(الْحَدِيثُ السَّبْعُونَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِيهِ

(عَنْ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الرِّضَا (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ))

أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ كَذَّبَ بِالْمِعْرَاجِ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)۔

حسن بن علی بن فضال کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے

فرمایا:

جس نے معراج کو جھٹلایا اس نے رسول خدا کو جھٹلایا۔

۷۱- اجزائے ایمان

(الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَاسِ الْعَطَّارُ النَّيْشَابُورِيُّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَتَيْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ):

مَنْ أَقْرَبَتْهُ جِيدَ اللَّهِ وَنَفَى التَّشْبِيهَ عَنْهُ وَنَزَّهَهُ عَمَّا لَا
يَلِيْقُ بِهِ، وَأَقْرَبَانَ لَهُ الْحَوْلَ، وَالْقُوَّةَ، وَالْإِرَادَةَ، وَالْمَشِيئَةَ،
وَالْخَلْقَ، وَالْأَمْرَ وَالْقَضَاءَ، وَالْقَدْرَ، وَأَنَّ أَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ
خَلْقَ تَقْدِيرٍ لَا خَلْقَ تَكْوِينٍ، وَشَهِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ،
وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْأَئِمَّةَ بَعْدَهُ حُجَجُ اللَّهِ، وَوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ، وَعَادِي
أَعْدَائِهِمْ، وَاجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ وَأَقْرَبَ بِالرَّجْعَةِ، وَالْمُتَعَتِّينَ وَأَمَنَ
بِالْمِعْرَاجِ، وَالْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ، وَالْحَوْضِ، وَالشَّفَاعَةِ، وَخَلَقِ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالصِّرَاطِ، وَالْمِيزَانَ، وَالْبُعْثِ، وَالنُّشُورِ،
وَالْجَزَاءِ، وَالْحِسَابِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا أَهْلِ
الْبَيْتِ-

فضل بن شاذان راوی ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور خدا کی مخلوق سے مشابہت کا انکار
کیا اور جو صفات خدا کے لائق نہیں ہیں جس نے خدا کو ان سے منزہ تسلیم کیا اور

یہ اقرار کیا کہ خدا قوت و قدرت و ارادہ و مشیت و خلق و امر و قضا و قادر کا مالک
ہے اور گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور علی اور ان کی نسل کے گیارہ
امام خدا کی حجت ہیں اور جس نے ان کے دوستوں سے دوستی رکھی اور ان کے
دشمنوں سے دشمنی رکھی اور گناہان کبیرہ سے پرہیز کیا اور رجعت اور دو متعوں
(صحیح الحج، صحیح النساء) کا اقرار کیا اور جو شخص معراج، قبر کے سوالات، حوض
کوثر، شفاعت، جنت و دوزخ کی تخلیق، صراط، میزان، قبروں سے مبعوث ہونے
اور دوبارہ زندہ ہونے اور جزا و حساب کا اقرار کیا تو وہ سچا مومن ہے اور وہ ہم
اہل بیت کا حقیقی شیعہ ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ-

○○○